TUE.17.Nov.2026
VOLUME:22 NO:267
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

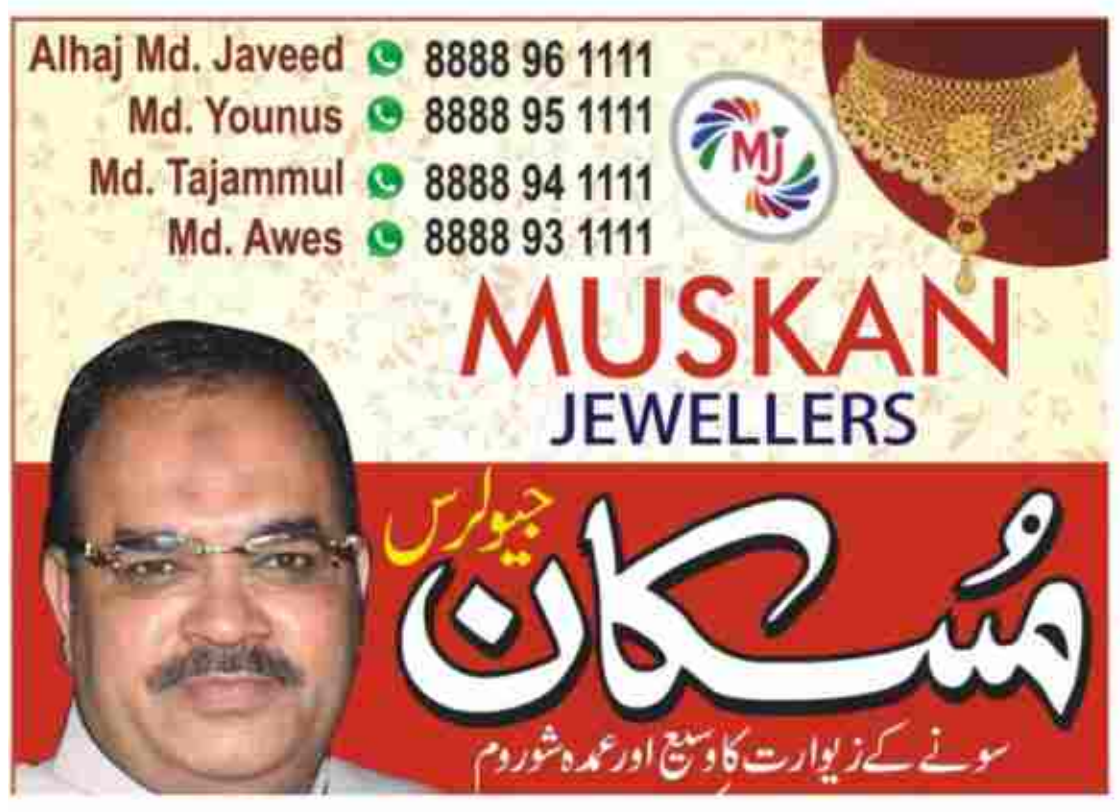
روزنامہ

ورقِ تازہ

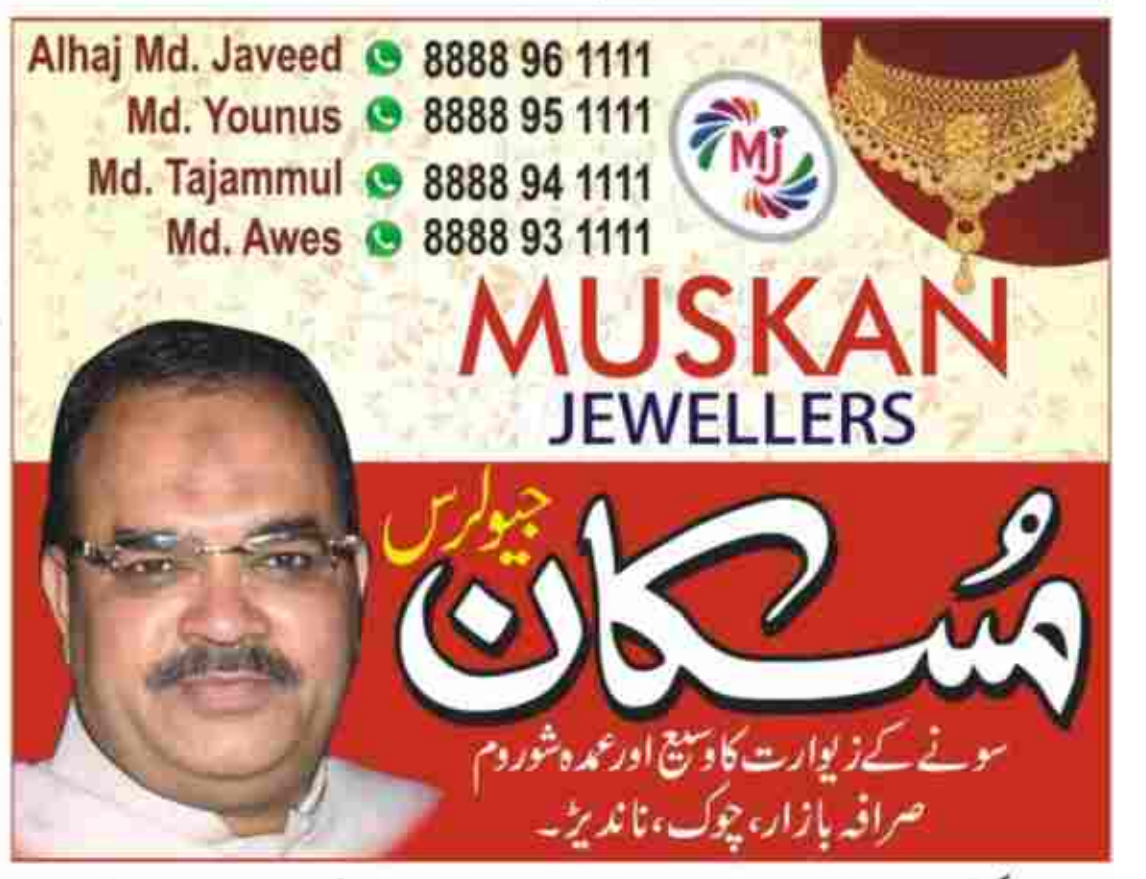
RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 17/نومبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 267
6/جمادی الآخر 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)







منی شنکر ایئر کو جناح کی 'دہلی مسلم پرو پوزلس' پر تحقیق کے لیے جواہر لعل نہرو فیلوشپ



نئی دہلی: کانگریس کے سینئر لیڈر اور سابق مرکزی وزیر منی شنکر ایئر کو 2026 کے لیے جواہر لعل نہرو فیلوشپ سے نوازا گیا ہے۔ انہیں یہ فیلوشپ محمد علی جناح کی 1927 کی تاریخی 'دہلی مسلم پروپوزلس' پر تحقیق کے لیے دی گئی ہے۔ ان تجاویز (پروپوزلس) کو ہندو-مسلم اتحاد اور دونوں طبقوں کے درمیان سیاسی تعاون کو فروغ دینے کی ایک اہم کوشش کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ جواہر لعل نہرو میموریل فنڈ (جے این ایم ایف) نے اس فیلوشپ کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ 2 سال کی مدت کے لیے دی جائے گی۔ اس کے تحت منی شنکر ایئر کو ہر ماہ ایک لاکھ روپے وظیفہ اور سالانہ 75 ہزار روپے بطور اضافی تحقیقی اخراجات فراہم کیے جائیں گے۔ فنڈ کی جانب سے جاری بیان کے مطابق جواہر لعل نہرو کی 137 ویں یوم پیدائش کے موقع پر منی شنکر ایئر کو 2026 کی فیلوشپ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہیں 'دی لوسٹ سنچری (1927-2027): رائز (1927) اینڈ فال (1928) آف ایم اے جناح دہلی مسلم پروپوزلس (20 مارچ 1927)' کے موضوع پر تحقیق کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ جے این ایم ایف نے جانکاری دی ہے کہ اس تازہ اعلان کے ساتھ ہی اب تک جواہر لعل نہرو فیلوشپ کے تحت مجموعی طور پر 164 افراد کو یہ فیلوشپ دی جا چکی ہے۔ واضح رہے کہ محمد علی جناح اور دیگر مسلم لیڈران نے 1927 میں 'دہلی مسلم پروپوزلس' یعنی تجاویز پیش کی تھیں۔ ان تجاویز کا بنیادی مقصد ہندو-مسلم سیاسی تعاون کے لیے ایک مشترکہ راستہ تلاش کرنا تھا۔ ان کے تحت مسلم لیڈران نے جداگانہ انتخابی نظام سے دست بردار ہو کر مشترکہ انتخابی نظام قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی تھی، تاہم اس کے لیے شرط رکھی گئی تھی کہ مسلم طبقے کو آئینی اور سیاسی تحفظات فراہم کیے جائیں۔ اس پیش رفت کو اس دور میں ہندو-مسلم اتحاد کی سمت ایک اہم سیاسی پہل قرار دیا گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ منی شنکر ایئر نے دہلی کے سینٹ اسٹیفن کالج سے گریجویشن اور کیمبرج یونیورسٹی کے ٹرینٹی ہال سے پوسٹ گریجویشن کیا ہے۔ انہوں نے 1963 میں ہندوستانی خارجہ سروس میں شمولیت اختیار کی۔ بعدازاں وہ سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کے دور میں وزیر اعظم کے دفتر میں خدمات انجام دیتے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے انتخابی سیاست میں قدم رکھا اور لوک سبھا کے رکن منتخب ہوئے۔ منی شنکر ایئر 2004 سے 2009 تک کانگریس کی قیادت والی متحدہ ترقی پسند اتحاد (یو پی اے) حکومت میں کابینہ وزیر بھی رہے اور اس دوران مختلف وزارتوں کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔

سپریم کورٹ میں انڈیا اتحاد کا نیا جواب داخل

گیانیش کمار سے 48 سوالات پوچھنے کی اجازت طلب



نئی دہلی: چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار اور انتخابی کمیشن کے کام کاج سے متعلق معاملے میں انڈیا اتحاد کے رہنماؤں نے سپریم کورٹ میں نیا جواب داخل کیا ہے۔ کانگریس رہنما راہل گاندھی سمیت دیگر درخواست گزاروں نے انتخابی کمیشن کے حلف نامے پر عدم اطمینان ظاہر کرتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر، دونوں انتخابی کمشنروں اور کمیشن کے ڈائریکٹر جنرل (آئی ٹی) سے 48 سوالات پوچھنے کی اجازت طلب کی ہے۔ اس معاملے پر سپریم کورٹ میں منگل، 17 نومبر کو سماعت ہونی ہے۔ درخواست گزاروں نے اپنے تازہ جواب میں انتخابی کمیشن کے فیصلے لینے کے طریقۂ کار، ووٹر لسٹوں کے خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) اور ڈیجیٹل نظام میں کی گئی تبدیلیوں سے متعلق کئی اہم سوالات اٹھائے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انتخابی کمیشن نے اپنے حلف نامے میں دعویٰ کیا ہے کہ تمام فیصلے اتفاق رائے سے اور سرکاری فائلوں کے ذریعے کیے گئے، لیکن حق اطلاعات (آر ٹی آئی) کے تحت حاصل ہونے والی معلومات سے بعض معاملات میں باضابطہ فیصلے نہ ہونے کا اشارہ ملتا ہے۔ درخواست میں پوچھا گیا ہے کہ ایسے کتنے مواقع آئے جب چیف الیکشن کمشنر کی رائے سے دیگر دونوں انتخابی کمشنر متفق نہیں تھے۔ اس کے علاوہ یہ بھی جاننا چاہا گیا ہے کہ ملک بھر میں بیک وقت ایس آئی آر کرانے کا حتمی فیصلہ کس نے کیا تھا اور نئے ووٹروں کے اندراج کے لیے فارم 6 کے فارمیٹ اور قواعد میں تبدیلی کس کے حکم پر کی گئی۔ درخواست گزاروں نے انتخابی کمیشن کے ڈیجیٹل نظام ایرونیٹ اور ای سی آئی نیٹ کو مرکزی سطح پر مربوط کرنے کے فیصلے پر بھی وضاحت طلب کی ہے۔ ان کا سوال ہے کہ یہ فیصلہ کس نے کیا اور اس کے لیے کون سا تکنیکی طریقۂ کار اختیار کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ انتخابی کمیشن کی جانب سے داخل مشترکہ حلف نامے کو چیف الیکشن کمشنر اور دونوں انتخابی کمشنروں نے کب اور کس طریقۂ کار کے تحت منظوری دی تھی۔ درخواست میں مغربی بنگال میں عدالتی افسران کے فیصلوں کے خلاف بڑے پیمانے پر اپیلیں دائر کیے جانے کا معاملہ بھی اٹھایا گیا ہے۔ درخواست گزاروں نے انتخابی کمیشن کے اس دعوے پر سوال کیا ہے کہ یہ اپیلیں کمیشن کی معلومات اور اجازت کے بغیر دائر کی گئی تھیں۔ قانونی بنیاد کے طور پر درخواست گزاروں نے آئین کے آرٹیکل 32 اور سپریم کورٹ کے قواعد کا حوالہ دیا ہے۔ انہوں نے جسٹس کے ایس پٹاسوامی مقدمے کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ تکنیکی اور طریقۂ کار سے متعلق حقائق واضح کرنے کے لیے متعلقہ حکام سے براہ راست سوالات کیے جا سکتے ہیں۔ درخواست میں عدالت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ متعلقہ عہدیداروں کو 48 سوالات کے جوابات سرکاری ریکارڈ کی بنیاد پر حلف نامے کے ذریعے داخل کرنے کی ہدایت دی جائے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کسی دستاویز کو خفیہ قرار دے کر فراہم کرنے سے انکار کیا جاتا ہے تو اس کی قانونی بنیاد بھی واضح کی جائے۔

گرفتاری کے وقت اعظم خان کو وجوہات بتائی گئی تھیں یا نہیں؟

الہ آباد ہائی کورٹ نے ای ڈی سے حلف نامہ کیا طلب



الہ آباد: (ایجنسیز) الہ آباد: ہائی کورٹ نے سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما اور اتر پردیش کے سابق کابینی وزیر محمد اعظم خان کی گرفتاری کے معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) سے حلف نامہ طلب کیا ہے۔ عدالت نے ای ڈی کو منگل تک یہ واضح کرنے کی ہدایت دی ہے کہ آیا اعظم خان کو 31 اکتوبر کو منی لانڈرنگ کے معاملے میں گرفتار کرتے وقت گرفتاری کی وجوہات بتائی گئی تھیں یا نہیں۔ معاملے کی اگلی سماعت منگل کو ہوگی، جس میں عدالت مناسب حکم صادر کر سکتی ہے۔ جسٹس راجیو گپتا اور جسٹس دیویندر سنگھ پر مشتمل بنچ نے یہ ہدایت اعظم خان کی اس عرضی پر سماعت کے دوران دی، جس میں انہوں نے ای ڈی کی جانب سے اپنی گرفتاری کو چیلنج کیا ہے۔ سماعت کے دوران ای ڈی کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل زہیب حسین نے عدالت کو بتایا کہ گرفتاری کے وقت ایجنسی کے افسران نے تین سے چار مرتبہ اعظم خان کو گرفتاری کی وجوہات بتانے اور ان کی تحریری تصدیق حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ای ڈی کے مطابق، گرفتاری کی وجوہات، ریمانڈ کی درخواست اور دیگر متعلقہ دستاویزات اعظم خان کو خصوصی عدالت میں پیش کیے جانے کے 12 سے 14 گھنٹوں کے اندر فراہم کر دی گئی تھیں۔ ایجنسی کا دعویٰ ہے کہ اعظم خان نے دستاویزات وصول کرنے کی تصدیق کی اور احتجاجاً (انڈر پروٹسٹ) ان پر دستخط بھی کیے۔ ان کے وکیل نے بھی دستاویزات کی نقول ملنے کی تصدیق کی تھی۔ ای ڈی کے وکیل نے سپریم کورٹ کے رام کشور اروڑہ مقدمے میں دیے گئے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ منی لانڈرنگ کی روک تھام سے متعلق قانون (پی ایم ایل اے) کی دفعہ 19 میں استعمال ہونے والی عبارت 'جتنی جلد ممکن ہو' کا مطلب یہ ہے کہ گرفتاری کی وجوہات 24 گھنٹے کے اندر فراہم کی جا سکتی ہیں۔ ان کے مطابق ایجنسی نے آئین کے آرٹیکل 22(1) کے تقاضوں کی پابندی کی ہے۔ تاہم، اعظم خان کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل کپل سبل نے ای ڈی کے دعوے پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ ای ڈی کی جانب سے پیش کی گئی ویڈیو ریکارڈنگ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اعظم خان نے گرفتاری کی وجوہات وصول کرنے سے انکار کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ویڈیو میں افسر کی طرف سے ایسا کوئی واضح بیان موجود نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ اعظم خان کو وجوہات بتائی گئیں اور انہوں نے انہیں لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر عدالت نے ای ڈی کو حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت دی اور کہا کہ اس میں واضح طور پر درج ہونا چاہیے کہ اعظم خان کو گرفتاری کی وجوہات بتائی گئی تھیں اور ایجنسی اسی مؤقف پر قائم ہے۔ سماعت کے دوران کپل سبل نے یہ الزام بھی لگایا کہ اعظم خان کی رہائی کے وقت بار بار نئے مقدمات درج کر کے انہیں جیل میں رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ انہوں نے اسے قانونی کارروائی کے بجائے ہراسانی قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ ای ڈی اور اتر پردیش کے حکام باہمی تال میل کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق یہ کارروائی 2024 کے انتخابات اور اب 2027 کے انتخابات کے پیش نظر کی جا رہی ہے۔ دوسری جانب ای ڈی نے کہا کہ موجودہ عرضی میں عدالت کے سامنے صرف یہ سوال ہے کہ گرفتاری کے دوران آئین کے آرٹیکل 22(1) کی خلاف ورزی ہوئی یا نہیں۔ یہ عرضی نہ تو بنیادی جرائم، ایف آئی آر یا ای سی آئی آر کو چیلنج کرتی ہے اور نہ ہی ضمانت کی درخواست ہے۔

بی جے پی ریزرویشن ختم کرنا چاہتی ہے، ذات پر مبنی مردم شماری سے ہی سماجی انصاف کی راہ کھلے گی: اکھلیش یادو

لکھنؤ: اتر پردیش میں 2027 کے اسمبلی انتخابات سے قبل سیاسی سرگرمیاں تیز ہونے لگی ہیں۔ اسی دوران سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے سربراہ اور ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ وہ ریزرویشن ختم کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت ملک میں ذات پر مبنی مردم شماری کرائے، تاکہ سماجی انصاف کی راہ ہموار ہو اور آبادی کے تناسب سے تمام طبقات کو ان کے حقوق اور احترام مل سکے۔ اکھلیش یادو نے پیر کو صحافیوں سے بات چیت کے دوران کہا کہ ملک ذات پر مبنی مردم شماری کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ان کے مطابق، ذات کی بنیاد پر مردم شماری ہونے سے سماجی انصاف کا راستہ کھلے گا اور مختلف طبقات کی آبادی کے صحیح اعداد و شمار سامنے آئیں گے۔ انہوں نے بی جے پی حکومت پر ریزرویشن کے نظام کو کمزور کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایسی جماعت ہے جس نے لیٹرل انٹری کے ذریعے ریزرویشن چھینا ہے۔

فون ٹیپنگ کی قانونی حیثیت پر شیوسینا یو بی ٹی کے سوال،

ٹیلی کام ایکٹ کا حوالہ دے کر مودی حکومت پر حملہ

نئی دہلی: شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) نے غیر قانونی فون ٹیپنگ کے معاملے پر مرکزی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے اسے ہندوستانی جمہوریت اور شہریوں کی رازداری پر حملہ قرار دیا ہے۔ پارٹی نے فون کالز کی نگرانی کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھاتے ہوئے انڈین ٹیلی گراف ایکٹ اور ٹیلی کمیونیکیشن ایکٹ کی متعلقہ دفعات کا حوالہ دیا اور وزیر اعظم نریندر مودی پر تنقید کی ہے۔ پارٹی کے ترجمان اخبار 'سامنا' میں پیر کو شائع ہونے والے ایک اداریے میں لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے حالیہ الزامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ راہل گاندھی نے دعویٰ کیا تھا کہ وزیر اعظم مودی کے خلاف شواہد ان کے فون میں موجود ہیں اور بعض افسران انہیں مٹانے اور ان کی نگرانی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اداریے میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم مودی کی ہدایت پر اپوزیشن رہنماؤں کی بات چیت کی نگرانی یا فون ٹیپ کرنا ایک سنگین جرم اور نجی زندگی میں مداخلت کے مترادف ہے۔ پارٹی نے اس سلسلے میں انڈین ٹیلی گراف ایکٹ 1885 کی دفعہ 5(2) اور ٹیلی کمیونیکیشن ایکٹ 2023 کی دفعہ 20 کا حوالہ دیا ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے مطابق ان قانونی دفعات کے تحت فون کالز یا مواصلات کی قانونی نگرانی کے لیے قومی سلامتی، ملک کی خودمختاری اور سالمیت، عوامی ہنگامی صورت حال اور امن عامہ جیسے مخصوص جواز ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ قانونی انٹرسیپشن کے لیے متعلقہ مجاز حکام کی منظوری بھی لازمی ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ سیاسی مخالفین کو نشانہ بنانے کے لیے ان قانونی اختیارات کا استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اداریے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ موجودہ حکومت کے دور میں نگرانی کا دائرہ صرف راہل گاندھی تک محدود نہیں ہو سکتا بلکہ حکمراں جماعت کے بعض سینئر رہنما بھی اس کی زد میں آ سکتے ہیں۔ 'سامنا' نے اس صورت حال کا موازنہ اسرائیل کے سابق وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کے سیاسی حالات سے بھی کیا ہے۔ اداریے کے مطابق نیتن یاہو کو سیاسی مخالفین کو نشانہ بنانے کے الزامات اور سیاسی کشمکش کے درمیان انتخابی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ پارٹی نے اس مثال کے ذریعے مرکزی قیادت کو خبردار کیا ہے کہ سیاسی مخالفین کی نگرانی اور انہیں دبانے کی کوششیں بالآخر حکومت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ شیوسینا (یو بی ٹی) نے مہاراشٹر میں ماضی کے فون ٹیپنگ تنازعات کا بھی ذکر کیا ہے۔ اداریے میں نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ انہوں نے ریاستی پولیس مشینری اور اعلیٰ پولیس افسران کو اس مقصد کے لیے استعمال کیا۔ اس میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا ہے کہ بعض ڈی جی پی سطح کے افسران کو فون ٹیپنگ کی تربیت کے لیے اسرائیل بھیجا گیا تھا۔ اداریے میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر نگرانی کے ذریعے آئینی نظام اور جمہوری اصولوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی تو حکومت سے عوام کا اعتماد اٹھ سکتا ہے۔ پارٹی نے کہا ہے کہ ایسی صورت حال میں لوگ بدعنوان اور ظالمانہ حکومت کے خلاف سڑکوں پر اترنے پر مجبور ہو سکتے ہیں۔

جینسن ہوانگ کی این ویڈیا کے سی ای او عہدے پر واپسی کے مطالبہ پر ٹرمپ کا ردعمل، 'مجھے کوئی اعتراض نہیں'

نیویارک: امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ انہیں جینسن ہوانگ کی مصنوعی ذہانت (اے آئی) چپ ساز کمپنی این ویڈیا کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) کے عہدے پر واپسی پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ ہوانگ کی دوبارہ تقرری کے مطالبے کی حمایت میں ایلون مسک سمیت کئی معروف کاروباری شخصیات بھی سامنے آئی ہیں۔ این ویڈیا کے سابق سی ای او جینسن ہوانگ نے گزشتہ ہفتے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ یہ فیصلہ دو خواتین کے ساتھ ان کے مبینہ تعلقات سے متعلق انکشافات کے بعد سامنے آیا۔ ان میں سے ایک خاتون پر چین کے لیے جاسوسی کا شبہ ظاہر کیا گیا ہے، جب کہ دوسری کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ این ویڈیا کی ملازم تھیں۔ اس معاملے کے سامنے آنے کے بعد دنیا کی قیمتی ترین کمپنیوں میں شمار ہونے والی این ویڈیا کو غیر معمولی صورت حال کا سامنا ہے۔ کمپنی مصنوعی ذہانت کی صنعت میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے اور اس کے تیار کردہ چپس اے آئی ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

یمنا ندی میں آلودگی پر سپریم کورٹ سخت، ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں پر جرمانہ عائد کرنے کی وارننگ

نئی دہلی: یمنا ندی میں مسلسل بڑھتی آبی آلودگی پر سپریم کورٹ نے ناراضگی ظاہر کی ہے۔ عدالت نے ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں پر جرمانہ عائد کرنے کی وارننگ دی ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ یمنا کی صفائی پر خطیر رقم خرچ کرنے کے باوجود ندی میں آلودگی کم ہونے کے بجائے بڑھ گئی ہے۔ دریا کے کنارے آباد شہروں، قصبوں اور دیہات کی بلدیاتی انتظامیہ کی ناکامی یمنا کی خراب حالت سے ظاہر ہوتی ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ یمنا میں گندا پانی چھوڑنے والے 520 نالوں کی حالت بھی ندی کی خراب صورتحال کی عکاسی کرتی ہے۔ جسٹس منوج مشرا اور جسٹس منموہن کی بنچ نے مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کو ہدایت دی کہ وہ ہر ریاست، مرکز کے زیر انتظام علاقوں اور اضلاع میں یمنا اور بڑے نالوں کے داخلی اور خارجی مقامات پر پانی کے معیار کی نگرانی کرے۔ ساتھ ہی عدالت نے وارننگ دی کہ اگر کسی ریاست، مرکز کے زیر انتظام علاقے یا ضلع سے گزرتے ہوئے پانی کا معیار خراب ہوتا ہے تو متعلقہ انتظامیہ کو جوابدہ ٹھہرایا جائے گا اور اس پر جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ سی پی سی بی کو معاوضے کا حساب لگانے کا فارمولہ تجویز کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ جانچ کے بعد ریاستیں آلودگی پھیلانے والوں اور لاپرواہی برتنے والے افسران سے یہ معاوضہ وصول کر سکیں گی۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ صنعتی آلودگی اور بغیر صفائی کے چھوڑے جانے والے گندے پانی کو اس کے اخراج کی جگہ پر ہی روکنا ہوگا۔ صرف نئے سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس (ایس ٹی پی) تعمیر کرنا جمنا کی صفائی کے لیے کافی نہیں ہے۔ عدالت نے دہلی کے زون 'او' میں 35 آبی ذخائر اور ویٹ لینڈز پر تجاوزات کے حوالے سے ایکشن پلان میں تضاد پایا۔ منصوبے میں تجاوزات نہ ہونے کا دعویٰ کیا گیا تھا، جبکہ دہلی حکومت کی اپنی دستاویز میں تمام 35 آبی ذخائر کو تجاوزات سے متاثر بتایا گیا ہے۔ دہلی میں موجود 37 ایس ٹی پی میں سے کوئی بھی مقررہ تمام معیارات پر پورا نہیں اترا ہے۔

شیخ حسینہ کے آبائی ضلع میں سیاسی احتجاج کے بعد کشیدگی

حملوں کے خوف سے کئی افراد نے چھوڑے گھر

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ کے آبائی ضلع گوپال گنج میں عوامی لیگ کے رہنماؤں اور کارکنوں کے احتجاج کے دوران پیش آنے والے تشدد کے واقعات نے علاقے میں خوف و ہراس پیدا کر دیا ہے۔ 15 نومبر کو پیش آنے والے ان واقعات کے بعد ضلع میں سیکورٹی سخت کر دی گئی ہے، جبکہ بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کے متعدد رہنما حملوں کے خدشے کے پیش نظر اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ بی بی سی بنگلہ کی رپورٹ کے مطابق، پیر کو ضلع میں احتجاج یا تشدد کا کوئی نیا واقعہ سامنے نہیں آیا، تاہم صورت حال بدستور کشیدہ ہے۔ اہم چوراہوں اور سڑکوں پر پولیس، ایس آر بی اور دیگر سکیورٹی اہلکاروں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ مقامی صحافیوں کا کہنا ہے کہ علاقے کے لوگ غیر ضروری طور پر گھروں سے باہر نکلنے سے گریز کر رہے ہیں۔ تشدد کے واقعات کے بعد عام زندگی بھی متاثر ہوئی ہے اور شہریوں میں غیر یقینی کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، اتوار کو گھروں اور دکانوں پر حملوں اور توڑ پھوڑ کے واقعات کے بعد بی این پی کے مقامی رہنماؤں اور کارکنوں میں تشویش بڑھ گئی ہے۔ ضلعی بی این پی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ حملوں کے خوف سے ان میں سے کئی افراد اپنے گھر چھوڑ کر محفوظ مقامات کی تلاش میں نکل گئے ہیں۔ واضح رہے کہ 15 نومبر کو گوپال گنج میں شیخ حسینہ کی جماعت عوامی لیگ کے رہنماؤں اور حامیوں نے احتجاج کیا تھا، جس کے دوران تشدد کے واقعات پیش آئے۔ بنگلہ دیش میں عوامی لیگ اور اس سے وابستہ مختلف تنظیموں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد ہے۔ ان واقعات کے بعد حکومت نے گوپال گنج کے پولیس ڈپٹی کمشنر اور پولیس سپرنٹنڈنٹ کو ان کے عہدوں سے ہٹا دیا ہے۔ حکومتی سطح پر یہ کارروائی ایسے وقت میں کی گئی ہے جب ضلع میں امن وامان کی صورت حال کو لے کر تشویش پائی جا رہی ہے۔ گوپال گنج کو شیخ حسینہ اور ان کی جماعت عوامی لیگ کا مضبوط سیاسی مرکز سمجھا جاتا ہے۔ حسینہ حکومت کے خاتمے کے بعد سے بنگلہ دیش میں سیاسی حالات میں مسلسل اتار چڑھاؤ دیکھا جا رہا ہے۔ تازہ واقعات نے ملک میں سیاسی جماعتوں کے درمیان کشیدگی اور امن وامان کے مسائل کو ایک بار پھر نمایاں کر دیا ہے۔

سونیا گاندھی کی یادداشتوں پر مبنی کتاب کا اجراء

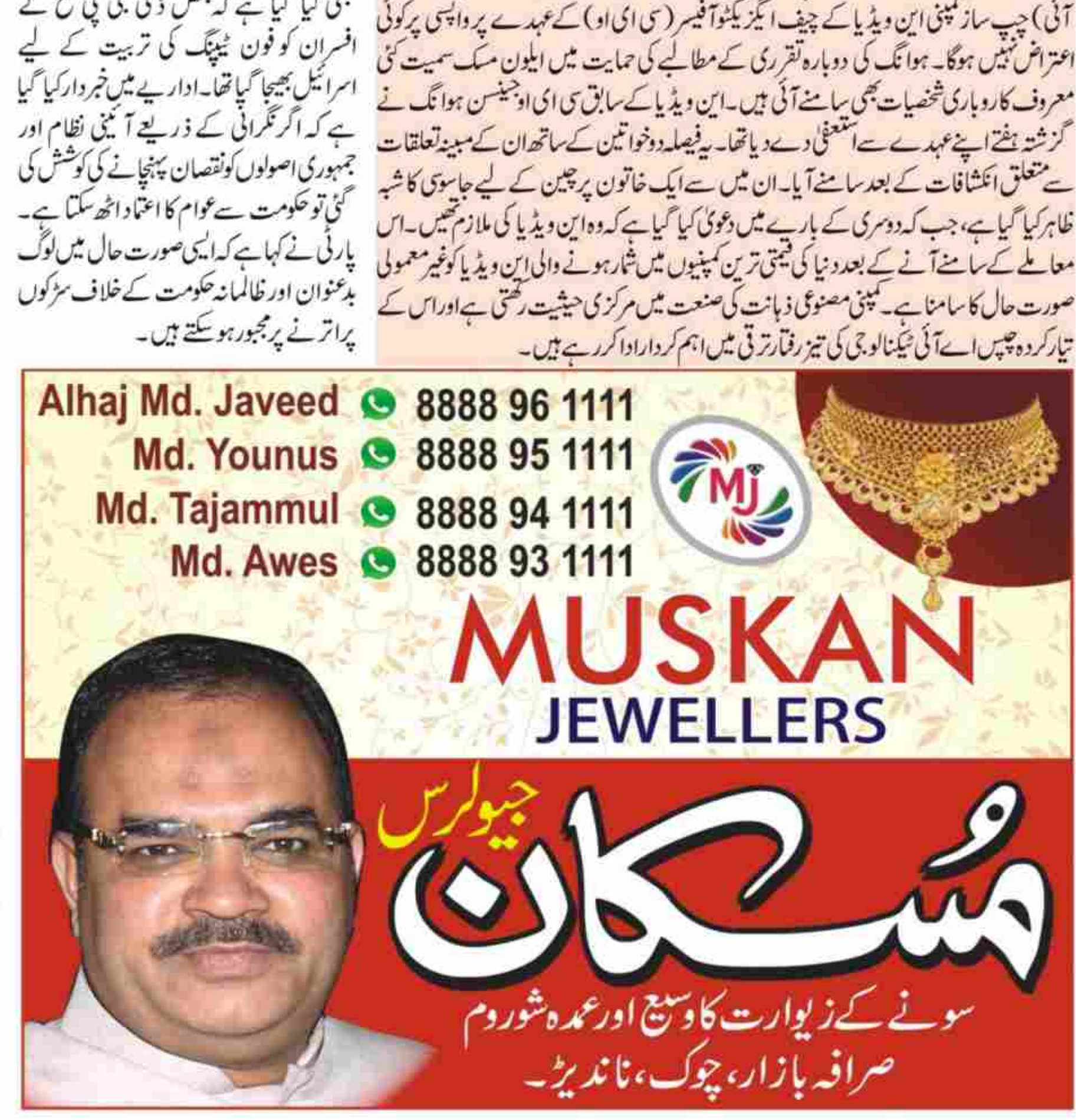
ہندوستانی معاشرے میں قبولیت حاصل کرنے کی جدوجہد بیان کی



نئی دہلی: کانگریس پارلیمانی پارٹی کی چیئر پرسن سونیا گاندھی نے پیر کو نئی دہلی میں اپنی یادداشتوں پر مبنی کتاب 'بیلانگنگ: اے جرنی آف لو' کا باضابطہ اجرا کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کتاب کے عنوان کے پس منظر اور اٹلی سے ہندوستان آنے کے بعد یہاں کے معاشرے میں اپنی جگہ بنانے اور قبولیت حاصل کرنے کی جدوجہد کے بارے میں تفصیل سے اظہار خیال کیا۔ سونیا گاندھی نے کہا کہ 'بیلانگنگ' (Belonging) ایک ایسا لفظ ہے جو ان کی کتاب میں بار بار سامنے آتا ہے۔ یہ اس جدوجہد کی عکاسی کرتا ہے جو انہوں نے خود کو ہندوستانی معاشرے کا حصہ بنانے اور یہاں قبولیت حاصل کرنے کے لیے کی۔ انہوں نے کہا کہ جب آپ کسی معاشرے میں باہر سے آتے ہیں تو اکثر یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ دوسروں جیسے نہیں ہیں اور لوگ مسلسل آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ ایسی صورت حال میں اگر آپ سے کوئی غلطی ہو جائے، کوئی لفظ غلط استعمال ہو جائے یا کوئی کام درست طریقے سے نہ ہو تو آپ فوراً اس کے تئیں حساس ہو جاتے ہیں۔ ان کے مطابق، یہ سب کچھ قبول کیے جانے اور بالآخر اس معاشرے کا حصہ بننے کی کوشش کا ایک حصہ ہے۔ ونیا گاندھی نے کہا کہ ان کا خیال ہے کہ یہ تجربہ صرف ان کا نہیں ہے، جو اٹلی سے ہندوستان آئی تھیں، بلکہ ہندوستان کی بہت سی خواتین بھی اسی طرح کے حالات سے گزرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مختلف سماجی اور ثقافتی ماحول سے آنے کی وجہ سے ان کے لیے یہ تجربہ شاید کچھ زیادہ مشکل رہا ہو، لیکن ہندوستانی خواتین کے لیے بھی اپنی جگہ بنانا اور معاشرے میں قبولیت حاصل کرنا اتنا ہی مشکل اور چیلنجنگ ہو سکتا ہے۔ انہیں بھی اس مقصد کے لیے بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ کتاب کی تقریب اجرا میں لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی اور کانگریس کی رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا بھی موجود تھیں۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے سمیت پارٹی کے متعدد سینئر رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ تقریب میں انڈیا اتحاد کے کئی رہنما بھی شریک ہوئے، جن میں سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، ترنمول کانگریس کے رہنما ابھیشیک بنرجی، جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین، جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ اور نیشنل کانفرنس کے سربراہ فاروق عبداللہ شامل تھے۔ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے اور بی جے پی رہنما و پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ امریندر سنگھ نے بھی تقریب میں شرکت کی۔ ہارپر کولنز انڈیا کے زیر اہتمام شائع ہونے والی یہ کتاب 10 نومبر کو منظر عام پر آئی تھی۔

دہلی: غیر ملکی خریدار دلانے کے نام پر تاجروں سے لاکھوں کی ٹھگی، فرضی کال سینٹر کا پردہ فاش، 20 گرفتار

نئی دہلی: دہلی کے دوارکا میں سائبر پولیس نے ایک فرضی انٹرنیشنل بائر کال سینٹر کا پردہ فاش کیا ہے، جہاں ملک بھر کے تاجروں اور مینوفیکچررز کو غیر ملکی خریدار فراہم کرنے اور بڑے ایکسپورٹ آرڈر دلانے کا جھانسہ دے کر لاکھوں روپے کی ٹھگی کی جا رہی تھی۔ پولیس نے اس معاملے میں فرم کے رجسٹرڈ مالک اور آپریٹنگ منیجر سمیت 20 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ کال سینٹر پالم ایکسٹینشن، سیکٹر 7، دوارکا سے چلایا جا رہا تھا۔ ملزمان گوگل لسٹنگ، آن لائن تشہیری مہمات، بی ٹو بی پورٹلز اور سوشل میڈیا کے ذریعے تاجروں اور مینوفیکچررز سے رابطہ کرتے تھے۔ انہیں اپنی مصنوعات کے لیے بین الاقوامی خریدار تلاش کرنے کا یقین دلا کر پیڈ ممبرشپ لینے پر آمادہ کیا جاتا تھا۔ ممبرشپ کے ایک منصوبے کی فیس 5900 روپے کے علاوہ جی ایس ٹی مقرر تھی۔ ممبرشپ حاصل کرنے کے بعد متعلقہ تاجر کو ایک مبینہ غیر ملکی خریدار کا واٹس ایپ نمبر دیا جاتا تھا۔ تاہم حقیقت میں یہ کوئی غیر ملکی خریدار نہیں بلکہ اسی کال سینٹر کا ملازم ہوتا تھا، جو غیر ملکی موبائل نمبروں کے ذریعے تاجر سے رابطہ کرتا تھا۔ یہ فرضی خریدار تاجروں کو بڑے ایکسپورٹ آرڈر ملنے کی امید دلاتا اور پھر آرڈر کی تکمیل کے لیے آئی ایس او، جی ایم پی، بی آر سی، آئی ای سی یا فوڈ سیفٹی جیسے سرٹیفکیٹس کا مطالبہ کرتا تھا۔ بڑے آرڈر سے محروم ہونے کے خدشے کے باعث تاجر ان دستاویزات کے حصول کے لیے اسی کمپنی سے رجوع کرتے تھے۔ کمپنی ان سرٹیفکیٹس کے نام پر لاکھوں روپے وصول کر کے جعلی دستاویزات فراہم کرتی تھی۔ اس کے بعد مزید سرٹیفکیٹس کا مطالبہ کر کے متاثرین سے دوبارہ رقم بٹوری جاتی تھی۔ پولیس نے نیشنل سائبر کرائم رپورٹنگ پورٹل (این سی آر پی) پر موصولہ شکایات اور مالی لین دین کا تجزیہ کیا تو اس منظم نیٹ ورک کا سراغ ملا۔ مہاراشٹر سے موصول ہونے والی ایک شکایت میں فرم کے نام پر کھولے گئے انڈس انڈ بینک اکاؤنٹ کا ذکر تھا۔ ایس آئی وکاس سانگوان کی قیادت میں پولیس ٹیم نے تفتیش شروع کی اور اکاؤنٹ سے منسلک دفتر کا پتا لگایا۔ چھاپے کے دوران کال سینٹر میں 20 افراد کام کرتے ہوئے پائے گئے۔ پولیس نے 34 موبائل فون، 8 لیپ ٹاپ، 14 سی پی یو، جعلی سرٹیفکیٹس اور چیک بکس برآمد کیں۔ تحقیقات میں یہ بھی سامنے آیا کہ فرم کا رجسٹرڈ مالک ماہانہ رقم کے عوض اپنا بینک اکاؤنٹ استعمال کرنے کی اجازت دیے رہتا تھا، جب کہ آپریٹنگ منیجر نے سیلز، کسٹمر سپورٹ، فرضی خریداروں اور آئی ٹی کے لیے الگ الگ ٹیمیں بنا رکھی تھیں۔ مہاراشٹر اور مدھیہ پردیش سے موصول ہونے والی شکایات کمپنی کے بینک اکاؤنٹس سے منسلک پائی گئیں۔ پولیس اب اس نیٹ ورک کے دیگر ممکنہ ارکان، متاثرین کی تعداد اور ٹھگی کی مجموعی رقم کا پتا لگانے میں مصروف ہے۔





روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
17 Nov. 26



میرا شہر، میرے لوگ

ایک روپے کی مزدوری سے دنیا کی سیاحت اور خلقِ خدا کی خدمت تک

الحاج عبدالجبار باغبان

مضمون نگار: مرزا عبدالقیوم ندوی اورنگ آباد، مہاراشٹر رابطہ: 9325203227

نہ تھا کچھ تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے، نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

کچھ زندگیاں محض حادثاتِ روزگار اور واقعات کا مجموعہ نہیں ہوتیں، بلکہ وہ اپنے دامن میں ایک عہد، ایک طویل جہدِ مسلسل اور ایک بلند فکر کی پوری داستان سموئے ہوتی ہیں۔ ایسی ہی ایک تابناک اور درخشاں زندگی الحاج عبدالجبار حاجی محمد غوث (جے پی) کی تھی جو ایک ایسے درویش صفت انسان کی، جس نے پسماندہ دیہی پس منظر اور ایک معمولی باغبان گھرانے سے اپنے سفر کا آغاز کیا، غربت اور نامساعد حالات کو کبھی راہ کی رکاوٹ نہیں بننے دیا، عزمِ مصمم کو اپنا توشہ بنایا اور اپنی خداداد صلاحیتوں کے بل بوتے پر نہ صرف معاشی بلندیوں کو چھوا، بلکہ کمائی ہوئی دولت کو تعلیم، فلاحِ عامہ، دینی و عصری اداروں کے استحکام اور خلقِ خدا کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔ ان کی پوری حیاتِ مستعار اس زریں حقیقت کی غماز ہے کہ انسان کا آغازِ سفر اس کی آخری منزل کا فیصلہ نہیں کرتا؛ تقدیر کے زاویے محنتِ پیہم، بلند حوصلے اور توکل علی اللہ سے بدلتے ہیں۔ پپری راجہ سے آغازِ سفر: غربت، محنت اور عزم کے کوہِ پیا قدم مرحوم کی ولادت 12 مئی 1952ء کو اورنگ آباد کے تاریخی قصبے پپری راجہ میں ایک باغبان گھرانے میں ہوئی۔ دیہی ماحول، محدود وسائل اور معاشی تنگی نے بچپن ہی سے ان کے پاؤں میں محنت کے گھنگھرو باندھ دیے تھے۔ ان حالات کی پرچھائیاں ان کی باضابطہ تعلیم پر بھی پڑیں اور وہ صرف پانچویں جماعت تک ہی درس گاہ کا رخ کر سکے۔ مگر مکتب کی چہاردیواری سے باہر نکلتے ہی "زندگی" خود ان کی سب سے بڑی درس گاہ بن گئی۔ علم و عمل کا جو درس انہیں حالات نے دیا، وہ بڑے بڑے کورسیز میں نایاب ہے۔ کم سنی ہی میں انہوں نے محنت مزدوری کا آغاز کر دیا۔ یومیہ اجرت محض ایک روپیہ تھی! یہی ایک روپیہ آگے چل کر ان کی عظمتِ رفتہ اور طویل جدوجہد کی علامت اور استعارہ بن گیا۔ سائیکل کی سواری، موسمی پھلوں کا بیوپار اور سترہ سالہ ریاضتلنگ بھگ ڈھائی برس کی مزدوری کے بعد، محض سولہ برس کی عمر میں انہوں نے تجارتی دنیا میں قدم رکھ دیا۔ عبدالجبار صاحب نے سترہ سال ریاضت کا تجارتی سفر موسمی پھلوں (موسمبی) کے کاروبار سے کیا۔ پپری راجہ سے اورنگ آباد تک سائیکل پر میلوں کا سفر کرنا، مال لانا لے جانا اور پوری دیانت داری سے کاروبار کی بنیادیں استوار کرنا ان کی روزمرہ زندگی کا شیوہ تھا۔ آج جب ہم ان کے عروج کی عمارت دیکھتے ہیں تو صرف گنبد نظر آتے ہیں، لیکن اس کی بنیادوں میں چھپی ہوئی سترہ سالہ محنت مشقت، آفتاب کی تپش، سفر کی صعوبتیں اور استقامت کا طویل سلسلہ نظر نہیں آتا۔ وسائل نہایت محدود تھے، پونجی مختصر تھی، مگر عزم کی کوئی حد نہیں تھی۔ اورنگ آباد کی دہلیز اور کاروبار کا دائرۂ وسعت نہ 1998ء میں اپنے کاروبار کو وسعت دینے کی غرض سے وہ مستقل طور پر اورنگ آباد منتقل ہو گئے۔ یہاں سے ان کی کاروباری پرواز نے ایسی اڑان بھری کہ کلکتہ، راجستھان، اتر پردیش، گجرات اور دہلی تک ان کی تجارت کا ڈنکا بجنے لگا۔ جس شخص نے زندگی کا آغاز ایک روپے کی مزدوری سے کیا ہو، اس کے لیے اتنے وسیع تجارتی افق تک پہنچنا معمولی بات نہ تھی۔ مگر ان کی شخصیت کا سب سے درخشاں پہلو یہ تھا کہ دولت بڑھتی گئی تو ان کے اندر کا سخی اور دردمند انسان بھی نکھرتا چلا گیا۔ دولت سے رفاہیت اور خدمتِ خلق کا سفر کامیابی کا اصل معیار یہ نہیں ہے کہ آپ نے کیا کمایا، بلکہ یہ ہے کہ آپ نے سماج کو کیا دیا۔ الحاج عبدالجبار کی زندگی کا دائرہ کار تجارت سے نکل کر خدمتِ خلق کے وسیع تر میدان میں پھیل گیا۔ سنہ 2006ء میں باغبان ایجوکیشن ٹرسٹ ※ کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کے ذریعے سیکڑوں ذہین اور مستحق طلبہ و طالبات کے لیے اعلیٰ تعلیم کے دروازے کھلے؛ کئی طلبہ و طالبات ڈاکٹر، انجینئر اور دیگر اعلیٰ مناصب پر فائز ہوئے۔ غریب بچیوں کی شادیوں میں معاونت اور اجتماعی فلاحی کاموں میں وہ ہمیشہ پیش پیش رہے۔ وہ تعلیم کو محض ذاتی ترقی کا ذریعہ نہیں، بلکہ معاشرے کی اصلاح اور بقا کا واحد ضامن سمجھتے تھے۔ جے پی ٹرانسپورٹ ※، جے پی کنسٹرکشن ※ اور جے پی اسکالرشپ ※ جیسے ادارے اس بات کے شاہد ہیں کہ ان کی سوچ کتنی وسیع اور ہمہ گیر تھی۔ مساجد کی تعمیر، دینی وابستگی اور جامعہ کاشف العلوم سے خلوص کا رشتہ دینی و ملی اداروں سے ان کا عشق ڈھکا چھپا نہیں تھا۔ مساجد کی تعمیر و ترقی سے انہیں قلبی انس تھا۔ اورنگ آباد کی مشہور مسجد میر جنگو ※ (لوٹا کارنجہ) کی تعمیر میں ان کا کلیدی حصہ رہا۔ دستیاب تذکروں کے مطابق، انہوں نے اپنے ذاتی سرمائے سے تقریباً بیس مساجد کی تعمیر و تاسیس میں نمایاں تعاون کیا۔ اس کے علاوہ بدناپور کا مدرسہ ہو یا جامعہ کاشف العلوم مٹمٹہ کی چہاردیواری، تعلیمی و دینی اداروں کے لیے زمین کی فراہمی اور مالی امداد میں وہ ہمیشہ صفِ اول میں نظر آئے۔ مرحوم کی زندگی کا ایک نہایت روشن باب اورنگ آباد کے مؤقر دینی ادارے جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم سے ان کا طویل اور گہرا تعلق تھا۔ سنہ 2000ء میں آپ جامعہ کی مجلسِ عاملہ کے رکن منتخب ہوئے اور 2016ء سے تادمِ آخر بطور صدرِ مجلسِ عاملہ اس ادارے کی سرپرستی فرماتے رہے۔ یہ رشتہ محض ایک انتظامی منصب نہ تھا، بلکہ یہ ان کے دینی اخلاص اور روحانی وابستگی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ سائیکل سے لے کر دنیا کی سیاحت تک کا انوکھا سفر پپری راجہ کے خاکی راستوں سے سائیکل پر سفر کرنے والے اس مردِ قلندر نے وقت کے ساتھ دنیا کے کونے کونے کا سفر کیا۔ انگلینڈ، فرانس، جرمنی، ناروے، سویڈن، روس، کینیڈا، سعودی عرب، فلسطین، مصر، ملائشیا، سنگاپور، الجیریا اور بنگلہ دیش سمیت متعدد ممالک کے اسفار کیے۔ اس کے ساتھ ساتھ سعادتِ حج اور عمرہ سے بھی بارہا مشرف ہوئے۔ یہ ان کی زندگی کا کتنا حسین تضاد تھا کہ آغاز ایک چھوٹے سے گاؤں کی خاک سے ہوا تھا اور دائرہ کار پوری دنیا کے افق تک پھیل گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی پر یہ عنوان بالکل صادق آتا ہے: "ایک روپے کی مزدوری سے دنیا کی سیاحت اور خلقِ خدا کی خدمت تک!" رخصتِ ناگہانی اور ابدی سفر (15 نومبر 2026ء) ※ اِنَّا لِلّٰہِ ※ وَاِنَّا اِلَیْہِ ※ رَاجِعُوْن ※ آج مورخہ 15 نومبر 2026ء روز اتوار کو مراٹھواڑہ کی یہ کہکشاں شخصیت، یہ مربیِ غریباں اور سخی انسان ہم سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گیا ہے۔ ان کی یہ ناگہانی رحلت پورے خطے کے لیے ایک ایسا صدمہ ہے جس کا مداوا طویل عرصے تک ممکن نہیں۔ جس ہاتھ نے ہمیشہ دوسروں کے آنسو پونچھے، جس شخصیت نے اپنی پوری زندگی شرافت اور ایثار کی نذر کر دی، آج وہ مٹی کی چادر اوڑھ کر ابدی نیند سو گئی ہے۔ مرحوم کی تدفین آج شب نمازِ مغرب کے بعد ان کے آبائی گاؤں پپری راجہ (کرماڈ کے قریب) میں عمل میں آئے گی۔ بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرتِ کاملہ فرمائے، ان کی لغزشوں کو درگزر کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام علّیین عطا فرمائے اور تمام پسماندگان، وابستگان اور جامعہ کاشف العلوم کے ارکان، اساتذہ اور طلبہ کو صبرِ جمیل کی دولتِ عظمیٰ سے نوازے۔ آمین یا رب العالمین! □

مرزا عبدالقیوم ندوی اورنگ آباد، مہاراشٹر
رابطہ: 9325203227

'آسمان سے جلتا ملبہ برس رہا تھا': 40 سال قبل میکسیکو کا ایک قصبہ کیسے 'آسیب زدہ شہر' بن گیا؟

19 نومبر 1984 کی صبح ساڑھے پانچ بجے کا وقت ہے۔ 13 سالہ ورجینیا مارٹینیز تیلیز اپنے خاندان کے ساتھ میکسیکو کے شہر سان خوانیکو میں سو رہی ہیں، یہ میکسیکو سٹی کے شمالی علاقے کا ایک مضافاتی قصبہ ہے۔ نہ وہ اور نہ ہی اس علاقے کے تقریباً 40 ہزار دیگر رہائشی، جو زیادہ تر کنکریٹ اور لکڑی کے گھروں میں رہتے ہیں، اس بڑے پیمانے پر گیس کے اخراج سے واقف ہیں جو ان کی زندگی ہمیشہ کے لیے بدل دے گا۔ مارٹینیز سرکاری تیل کمپنی 'پیمیکس' کے گیس ذخیرہ اور تقسیم کے ایک مرکز سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر رہتی ہے۔ اسی لیے وہ اس شعلہ گاہ کو دن رات جلتا دیکھنے کی عادی ہیں جہاں اضافی گیس کو جلایا جاتا ہے۔ یہ ان کے روزمرہ کے منظر کا حصہ ہے۔ لیکن اس صبح بیدار ہونے پر وہ جو کچھ دیکھیں گی، وہ بالکل مختلف ہوگا۔ وہ بی بی سی کے پروگرام 'وِٹنس ہسٹری' سے گفتگو میں یاد کرتی ہیں: 'یہ کسی جنگی علاقے جیسا منظر تھا۔' سان خوانیکو سانحہ کہلانے والے اس واقعے میں 650 سے زیادہ افراد ہلاک، 2500 زخمی اور تقریباً 25 ہزار افراد بے گھر ہوئے تھے۔ سانحے سے پہلے ورجینیا اپنے چھ بھائی بہنوں، دادی اور والدین کے ساتھ رہتی تھیں۔

وہ کہتی ہیں: 'یہ محنت کش اور محدود وسائل رکھنے والے نچلے متوسط طبقے کا قصبہ تھا۔' وہ اس سانحے کے وقت 14 سال کی ہونے والی تھیں، جو بعد میں میکسیکو اور دنیا کے مہلک ترین گیس دھماکے کے طور پر جانا گیا۔ اس سے پہلے کے 20 برسوں میں سان خوانیکو کے مضافاتی علاقے تیزی سے پھیلے تھے، یہاں تک کہ بعض گھر پلانٹ سے صرف 130 میٹر کے فاصلے پر واقع تھے۔ اس تنصیب میں ذخیرہ کرنے کے لیے چھ بڑے کروی ٹینک اور درجنوں بیلن نما ٹینک موجود تھے، جنھیں مقامی طور پر 'ساسیجز' کہا جاتا تھا۔ اس صبح یہ سب ملبے کا ڈھیر بن جانا تھا۔ ورجینیا یاد کرتی ہیں: 'یہ بہت زوردار دھماکہ تھا۔ میں بستر سے اٹھی اور دیکھا کہ پردے چھت سے چپک گئے



تھے، جیسے مارلن منرو کا دامن ہوا سے اوپر اٹھ گیا ہو۔' 'میں نے فوراً باہر دیکھا تو سب کچھ نارنجی تھا، اس میں نیلے رنگ کی جھلکیں تھیں اور ایسی شکلیں تھیں جو آگ کے شعلوں جیسی لگتی تھیں۔' 'مجھے روشنی، شور اور افراتفری یاد ہے۔ ناقابلِ برداشت گرمی اور یہ خوف کہ کسی بھی وقت ایک اور دھماکہ ہو سکتا تھا۔' ذخیرہ کرنے والے ایک ٹینک میں گیس کے اخراج سے بھاپ نما بادل بن گیا تھا۔ اس بادل نے آگ پکڑ لی، جس سے شعلہ بھڑکا اور دھماکہ ہوا۔ آگ ایک ٹینکر ٹرک سے پھیلی جو خود بھی پھٹ گیا تھا، اور اس کے بعد ذخیرہ گاہ میں سلسلہ وار دھماکوں کا آغاز ہو گیا، جہاں عام طور پر 80 ہزار بیرل مائع گیس ذخیرہ کی جاتی تھی۔ طلوعِ آفتاب سے کچھ پہلے آگ کا ایک ستون ڈیڑھ کلومیٹر سے زیادہ بلندی تک آسمان میں اٹھ گیا اور اس مضافاتی علاقے پر جلتے ہوئے ملبے کی بارش ہونے لگی۔ ورجینیا کہتی ہیں: 'ایک بہت بڑا بگولا تھا جس میں لاتعداد ذرات اُڑ رہے تھے۔ مجھے لگا وہ دھات کی چادریں ہیں۔' اطلاع دی گئی کہ اس کی سرخی مائل روشنی دارالحکومت کے دوسرے سرے سے بھی دیکھی جا سکتی تھی۔ ورجینیا کو محسوس ہو رہا تھا کہ ان کے کمرے کی ہوا دباؤ میں آ رہی ہے۔ وہ کہتی ہیں: 'یہ ایسے تھا جیسے آپ پانی کے اندر ڈوبتے جائیں، جتنا گہرے جائیں اتنا زیادہ دباؤ محسوس ہوتا ہے۔' اس صبح ان کی والدہ نے کہا: 'اٹھو، ہمیں جانا ہے۔۔۔ ہمیں فوراً نکلنا ہے۔۔۔ جو جوتے پہلے ملیں پہن لو۔' 'میرے والد نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی، لیکن جیسے ہی انھوں نے دھاتی ہینڈل کو ہاتھ لگایا، ان کا ہاتھ جل گیا۔ انھیں کپڑا استعمال کرنا پڑا تاکہ دروازہ کھول سکیں۔' 'گھر سے باہر نکلتے ہی انھیں شدید گرمی محسوس ہوئی۔ بہت سے ہمسائے ننگے پاؤں اور زیرِ جامہ میں ہی بھاگ رہے تھے۔' آگ اور شدید حرارت سے بچاؤ کی امید میں پورا خاندان اپنی پرانی گاڑی کی طرف دوڑا، جسے سٹارٹ کرنے کے لیے دھکا لگانا پڑتا تھا۔ سب لوگ گاڑی میں سوار ہو گئے۔ ان کے والد دھوئیں کی دھند میں گاڑی چلا رہے تھے، لیکن سڑکوں پر تعمیراتی کام نے سفر مزید مشکل بنا دیا تھا۔ ورجینیا کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھیں۔ وہ کہتی ہیں: 'بہت زیادہ افراتفری تھی۔ لوگ دوڑ رہے تھے، چیخ رہے تھے، چیونٹیوں کی طرح پہاڑی پر چڑھ رہے تھے۔ وہ زاکاتینکو پہاڑی کی طرف جا رہے تھے تاکہ اُس وقت کے فیڈرل ڈسٹرکٹ تک پہنچ سکیں۔ سب کچھ سرمئی اور بہت سیاہ نظر آ رہا تھا، جیسے گھنی دھند ہو۔ میرا خیال ہے یہ پہلے دھماکے کا ملبہ تھا۔' اس کے بعد وہ میکسیکو پچوکا شاہراہ کے ذریعے اندیوس ویردیس کی سمت روانہ ہوئے اور سان خوانیکو سے تقریباً ایک کلومیٹر دور پہنچنے پر دوسرا دھماکہ ہوا۔

'میں نے دھماکے کی آواز سنی۔ میں نے پیچھے دیکھا اور آگ کا ایک بہت بڑا ستون دیکھا۔ مجھے بہت خوف تھا کہ کہیں سان خوانیکو مکمل طور پر ختم نہ ہو گیا ہو۔' یہ جہنم نما منظر تیزی سے پورے محلے میں پھیل گیا۔ 'آگ سات گھنٹے تک بے قابو رہی۔' ورجینیا بتاتی ہیں: 'میں سات بہن بھائیوں میں تیسرے نمبر پر تھی۔ میری دو بڑی بہنیں تھیں۔ وہ ہمیں تسلی دیتی تھیں اور گلے لگاتی تھیں۔ ہم بھی اپنی باری پر چھوٹے بچوں کو پرسکون رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔' 'میرے والدین یقیناً خوفزدہ تھے، لیکن میرے والد نے ہمارا تحفظ یقینی بنانے اور ہمیں جلد از جلد وہاں سے نکالنے کے لیے حوصلہ قائم رکھا۔' مزید دھماکے ہوئے اور دوسرے ذخیرہ ٹینک بھی پھٹنے لگے۔ جب ورجینیا اور ان کا خاندان مشرقی میکسیکو سٹی کی طرف جا رہے تھے، ہزاروں امدادی کارکن سانحے کے مرکز کی جانب بڑھ رہے تھے۔ پورا دن تقریباً تین ہزار پولیس اہلکار، فوجیوں اور ریڈ کراس کے رضاکاروں کے ساتھ، ملبے سے متاثرین کو نکالتے رہے۔ شہر کے طبی وسائل شدید دباؤ میں آ گئے تھے۔ خاندان بحفاظت رشتہ داروں کے گھر پہنچ گیا اور ٹی وی پر تباہی کے مناظر دیکھتا رہا۔ ورجینیا کہتی ہیں: 'بچے گم ہو گئے تھے، لوگ اپنے خاندانوں سے بچھڑ گئے تھے، اور کچھ ایسے بھی تھے جو بچ نہیں سکے اور ایک دوسرے کو گلے لگائے ہوئے ہی رہ گئے تھے۔' خاندان گھر واپس جانا چاہتا تھا، لیکن یہ اتنا آسان نہیں تھا۔ پلانٹ کے آس پاس کے گھر رہنے کے قابل نہیں رہے تھے۔ 'وہ ایک گھیرے میں لیا گیا ایک طرح سے 'آسیب زدہ' شہر تھا۔ میکسیکو کی فوج ہمیں اندر جانے نہیں دیتی تھی۔ میرے والد اور چند بھتیجے پہلے اندر جانے میں کامیاب ہوئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ انھوں نے کچھ محافظوں کو رشوت دی تھی۔ اسی طرح وہ پیدل گھر تک پہنچ سکے تاکہ وہاں رہ جانے والے پالتو جانوروں کو خوراک دے سکیں۔' یہی لوگ سب سے پہلے وہاں کی تباہی دیکھنے والے تھے۔ ورجینیا دسمبر تک واپس نہیں آئیں۔ ان کا بچپن کا گھر ایک ڈراؤنا خواب بن چکا تھا۔ سینکڑوں متاثرین کو دفنانے کے لیے دو اجتماعی قبریں کھودی گئی تھیں۔ 'یہ بہت افسوسناک تھا۔ میرے اندر کچھ ٹوٹ گیا تھا۔ مجھے سانحے کی شدت کا احساس ہوا۔ یہ کسی جنگی علاقے جیسا لگتا تھا۔ وہاں ایک ایسی بو تھی جسے میں آج تک بیان نہیں کر سکتی۔ وہ بالکل مختلف چیز تھی۔ میرے والدین کہتے تھے کہ وہ جلے ہوئے گوشت کی بو تھی۔' انتہائی حرارت اور مسلسل دھماکوں کی شدت کے واضح نشانات بھی موجود تھے۔ ذخیرہ کرنے والے ٹینکوں میں سے ایک اپنے مقام سے چار بلاک دور جا گرا تھا۔ وہ کہتی ہیں: 'میں نے ریو دے لوس ریمیڈیوس کے ساتھ تباہ حال گھر دیکھے، جو میرے سکول کے ساتھیوں کے تھے۔' 'میں نے پہاڑی کی طرف بھی دیکھا جہاں دھماکوں کے ٹکڑے گرے تھے۔ ذخیرہ کرنے والے کروی ٹینکوں یا ان لمبے برتنوں، جنھیں ہم 'ساسیجز' کہتے تھے، کے ٹکڑے گھروں پر گرے ہوئے تھے۔' اس سانحے میں 650 افراد ہلاک اور 2500 زخمی ہوئے، جبکہ 25 ہزار سے زیادہ افراد اپنے گھروں سے محروم ہو گئے۔ 'پیمیکس' نے حادثے کی ذمہ داری قبول کی اور متاثرین کو معاوضہ دینے پر آمادگی ظاہر کی۔ صحت و تحفظ کے ماہرین نے نتیجہ اخذ کیا کہ یہ سانحہ تکنیکی خرابیوں، حفاظتی خامیوں اور ناقص شہری منصوبہ بندی کے امتزاج کا نتیجہ تھا۔ ورجینیا کے لیے سان خوانیکو کا دھماکہ 40 سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد بھی زندگی پر اثرانداز ہو رہا ہے۔ وہ کہتی ہیں: 'میں گیس کی بو کے معاملے میں حد سے زیادہ حساس ہوں۔ جب بھی کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے تو میں شدید پریشان ہو جاتی ہوں اور فوراً انتہائی چوکنا ہو جاتی ہوں۔' 'یہ مجھے بہت گہرائی سے متاثر کرتا ہے۔ درحقیقت مجھے ایک قسم کی بے چینی لاحق ہو گئی تھی، جسے آج ہم بعد صدمے کے بعد ذہنی دباؤ کی خرابی یا پی ٹی ایس ڈی کہتے ہیں۔' بدقسمتی سے یہ میکسیکو کی سرکاری تیل کمپنی سے منسلک واحد دھماکہ نہیں تھا۔ اسی نوعیت کے صنعتی حادثات ملک کے دیگر علاقوں، جن میں گوادالاخارا، رینوسا، سان مارٹن ٹیکسمیلوکان، کواتساکوالکوس اور تلاہویلیپان شامل ہیں، میں بھی پیش آ چکے ہیں۔ لیکن سان خوانیکو کا سانحہ اب بھی سب سے زیادہ جان لیوا سمجھا جاتا ہے۔



راہ نما: مبارک کاپڑی

کیا مصنوعی ذہانت طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو تباہ کر دے گی؟

کیا ہمارے بچے صرف نقلچی یا نقل کرنے والے بن کر رہ جائیں گے؟
اور اس خطرے سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

مصنوعی ذہانت یا اے آئی نے تعلیم کی دنیا میں ایک نیا انقلاب برپا کر دیا ہے۔ آج ایک طالب علم چند سیکنڈ میں مضمون لکھوا سکتا ہے، نظم تیار کروا سکتا ہے، سوالات کے جوابات حاصل کر سکتا ہے، تقریر لکھوا سکتا ہے اور یہاں تک کہ مشکل ترین مسائل بھی حل کروا سکتا ہے۔ بظاہر یہ ایک بڑی سہولت ہے، لیکن اس سہولت کے پیچھے ایک سنگین خطرہ بھی چھپا ہوا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم اپنے بچوں کو ذہین بنانے کے بجائے ذہانت کے محتاج بنا رہے ہیں؟

(۱) کیا اے آئی طلبہ کی تخلیقی صلاحیتیں ختم کر دے گا؟

اے آئی خود تخلیقی صلاحیتوں کا دشمن نہیں ہے، لیکن اس کا غیر ضروری اور اندھا دھند استعمال ضرور تخلیقی صلاحیتوں کو کمزور کر سکتا ہے۔ تخلیق کا تعلق سوچنے، غور کرنے، سوال اٹھانے، غلطیاں کرنے، تجربات کرنے اور نئے خیالات پیدا کرنے سے ہے۔ اگر طالب علم ہر مضمون اے آئی سے لکھوائے، ہر سوال کا جواب اس سے حاصل کرے اور ہر مشکل کا حل اسی سے پوچھے تو آہستہ آہستہ اس کی اپنی سوچنے کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔ اس کے ہاتھ میں موبائل ہوگا، اس کے سامنے کمپیوٹر ہوگا، لیکن اس کے دماغ میں اپنے خیالات کی کمی ہوگی۔

(۲) کیا طلبہ صرف نقلچی بن جائیں گے؟

یہ ایک حقیقی خطرہ ہے۔ جب طالب علم بغیر سمجھے اے آئی کے تیار کردہ مواد کو اپنے نام سے جمع کروانے لگیں گے تو ان کی شخصیت میں تین خطرناک تبدیلیاں پیدا ہو سکتی ہیں: (الف) سوچنے کے بجائے نقل کرنا: وہ اپنی سوچ استعمال کرنے کی زحمت نہیں کریں گے۔ (ب) محنت کے بجائے شارٹ کٹ: انہیں ہر کام کا فوری حل چاہیے ہوگا۔ (ج) تخلیق کے بجائے رٹنا: وہ دوسروں کے خیالات کو دہرانے کے عادی ہو جائیں گے۔

ایسے طلبہ امتحانات میں اچھے نمبر حاصل کر بھی سکتے ہیں، لیکن عملی زندگی میں نئے مسائل کا سامنا کرنے اور ان کے نئے حل تلاش کرنے میں ناکام ہو سکتے ہیں۔

(۳) اس خطرے سے کیسے بچا جائے؟

اے آئی کے دور میں تعلیم کا مقصد صرف معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ آزادانہ سوچنے والے انسان تیار کرنا ہونا چاہیے۔

طلبہ کے لیے:

۱۔ کسی بھی موضوع پر پہلے خود سوچیں، پھر اے آئی سے مدد لیں۔
۲۔ مضمون یا کہانی پہلے اپنے الفاظ میں لکھیں، بعد میں اے آئی سے مشورہ کر لیں۔
۳۔ اے آئی کے ہر جواب کو درست تسلیم نہ کریں، اس پر سوال اٹھائیں اور تحقیق کریں۔
۴۔ روزانہ کچھ وقت کتابیں پڑھنے، لکھنے اور نئے خیالات پیدا کرنے کے لیے مختص کریں۔
۵۔ اے آئی سے تیار شدہ مواد کو جوں کا توں نقل کرنے کے بجائے اسے سمجھیں، پرکھیں اور اپنے خیالات شامل کریں۔
۶۔ اپنی غلطیوں سے سیکھیں، کیونکہ غلطی بھی تخلیقی سفر کا ایک اہم حصہ ہے۔

اساتذہ کے لیے:

۷۔ ایسے سوالات دیں جن کے جوابات صرف اے آئی سے حاصل نہ کیے جا سکیں۔
۸۔ طلبہ کو کلاس روم میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی ترغیب دیں۔
۹۔ صرف تحریری ہوم ورک نہیں بلکہ زبانی وضاحت، مباحثے اور عملی سرگرمیوں کو بھی اہمیت دیں۔
۱۰۔ طلبہ کی جانچ اس بات پر کریں کہ انہوں نے کیا سوچا، کیسے سوچا اور اپنے نتیجے تک کیسے اے آئی پہنچے۔
۱۱۔ اے آئی کو دشمن سمجھنے کے بجائے اسے ایک تعلیمی معاون کے طور پر استعمال کرنا سکھائیں۔

والدین کے لیے:

۱۲۔ بچوں کو ہر مسئلے کا فوری حل فراہم نہ کریں۔
۱۳۔ گھر میں سوال پوچھنے، بحث کرنے اور آزادانہ رائے دینے کا ماحول پیدا کریں۔
۱۴۔ بچوں کو کتابوں، کھیلوں، مشاہدے اور عملی تجربات سے جوڑیں۔
۱۵۔ ان کے تیار کردہ کام کی تعریف کریں، صرف اے آئی سے حاصل کردہ بہترین نتائج کی نہیں۔

تعلیمی اداروں اور حکومت کے لیے:

۱۶۔ نصاب میں تخلیقی، تحریر، تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت کو مرکزی حیثیت دی جائے۔
۱۷۔ اساتذہ کو اے آئی کے مثبت اور منفی استعمال کی تربیت دی جائے۔
۱۸۔ امتحانی نظام کو اس انداز میں تبدیل کیا جائے کہ رٹنے اور نقل کے بجائے سمجھ، تجزیے اور تخلیقی صلاحیتوں کو جانچا جائے۔

(۴) اے آئی کے دور میں استاد کی اہمیت مزید بڑھ جائے گی!

یہ تصور غلط ہے کہ اے آئی استاد کی جگہ لے لے گا۔ اے آئی معلومات فراہم کر سکتا ہے، لیکن ایک اچھا استاد طالب علم کی شخصیت بناتا ہے۔ اے آئی سوال کا جواب دے سکتا ہے، لیکن ایک استاد طالب علم کے اندر سوال پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ اے آئی مضمون لکھ سکتا ہے، لیکن طالب علم کے اندر احساس، درد، مشاہدہ، تجربہ اور زندگی کی حقیقتوں کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا استاد کا کام ہے۔

اے آئی معلومات کا خزانہ ہے، لیکن تخلیقی ذہن کا مالک انسان ہی ہونا چاہیے۔

(۵) ہمیں کس قسم کے طلبہ تیار کرنے ہیں؟

ہمیں ایسے طلبہ نہیں چاہئیں جو اے آئی کے سامنے بے بس ہوں، بلکہ ایسے طلبہ چاہئیں جو اے آئی کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنا جانتے ہوں۔

ہمیں ایسے بچے چاہئیں جو:

☆ اے آئی سے جواب لینے کے بجائے اس سے بہتر سوال پوچھ سکیں۔
☆ دوسروں کے خیالات کی نقل کرنے کے بجائے اپنے خیالات پیش کر سکیں۔
☆ معلومات جمع کرنے کے بجائے ان کا تجزیہ کر سکیں۔
☆ ٹیکنالوجی کے غلام بننے کے بجائے اس کے ذمہ دار مالک بن سکیں۔
☆ مشین کی رفتار سے نہیں بلکہ انسانی ذہانت، تخیل اور بصیرت سے آگے بڑھ سکیں۔

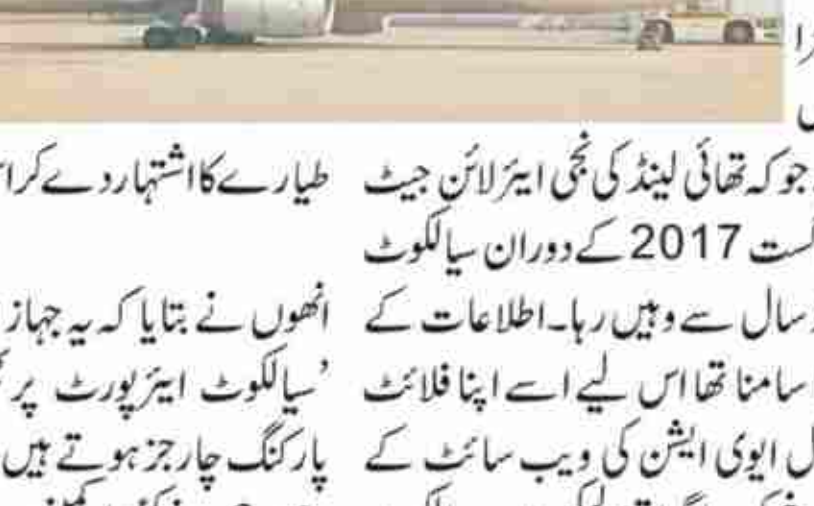
اختتامی کلمات: اے آئی کو دماغ کا متبادل نہیں، دماغ کا معاون بنائیے!

تعلیم کے مستقبل کا سب سے بڑا چیلنج یہ نہیں ہوگا کہ بچے اے آئی استعمال کر رہے ہیں یا نہیں، بلکہ اصل سوال یہ ہوگا کہ اے آئی استعمال کرنے کے بعد بھی کیا بچے خود سوچنے کے قابل ہیں؟

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ دنیا کی تمام بڑی ایجادات پہلے کسی انسان کے ذہن میں ایک خیال کی صورت میں پیدا ہوئیں۔ نہ کمپیوٹر نے پہلا سوال پیدا کیا تھا، نہ اے آئی نے پہلا خواب دیکھا تھا۔ یہ سب انسانی تخلیقی ذہن کی بدولت ممکن ہوا۔

اگر ہم نے بچوں کو ہر کام کے لیے اے آئی کا محتاج بنا دیا تو ممکن ہے کہ ہمارے پاس معلومات سے بھرپور مگر تخلیقی صلاحیتوں سے محروم ایک نسل تیار ہو جائے۔ جو بھلے ہی اپنے آپ کو بڑے فخر سے اے آئی جنریشن کہے مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ نسل کسی قسم کا کوئی مثبت کردار ادا نہیں کر پائے گی بلکہ اس نسل کا نام تک نہیں ہوگا تاریخ کے صفحات پر!

سیالکوٹ ایئرپورٹ پر نو سال سے کھڑے مسافر طیارے کو 'چار لاکھ ڈالر' میں نیلام کیوں کرنا پڑا؟



218 مسافروں کی گنجائش، 43 ہزار فٹ بلندی پر جانے کی صلاحیت اور 1991 سے کئی ایئرلائنز کے زیرِ استعمال۔۔۔ یہ ایک ایسے مسافر طیارے کی کہانی ہے جو قریب نو سال سے سیالکوٹ انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر کھڑا ہے۔ اس طیارے کا ماڈل دراصل بوئنگ 767-336 ای آر ہے جو کہ تھائی لینڈ کی نجی ایئرلائن جیٹ ایشیا ایئرویز کی ملکیت تھا۔ اسے اگست 2017 کے دوران سیالکوٹ ایئرپورٹ پر پارک کیا گیا اور یہ نو سال سے وہیں رہا۔ اطلاعات کے مطابق ایئرلائن کو مالی مشکلات کا سامنا تھا اس لیے اسے اپنا فلائٹ آپریشن بند کرنا پڑا جبکہ تھائی سول ایوی ایشن کی ویب سائٹ کے مطابق اس ایئرلائن کا لائسنس منسوخ کر دیا گیا تھا۔ لیکن اب سیالکوٹ انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے حکام کا کہنا ہے کہ عدالتی حکم پر نومبر 2026 کے دوران اس کی نیلامی کامیاب ہو چکی ہے۔ اس نیلامی میں جہاز کی ریزرو پرائس چار لاکھ ڈالر مقرر کی گئی تھی۔ ترجمان سیالکوٹ ایئرپورٹ عمیر خان نے بی بی سی کو بتایا کہ ایک خریدار نے چار لاکھ ڈالر سے زیادہ کی بولی لگائی تھی جسے منظور کر لیا گیا ہے۔

عدالتی حکم پر کھلی نیلامی

سیالکوٹ انٹرنیشنل ایئرپورٹ بنام جیٹ ایشیا ※ نامی یہ کیس 2022 سے سیالکوٹ کی ایک عدالت میں زیرِ التوا ہے۔ اس کیس میں سیالکوٹ ایئرپورٹ کا یہ موقف رہا ہے کہ طیارہ کئی برسوں سے اس کی حدود میں پارک رہا ہے اور اس کی مد میں پارکنگ فیس سمیت دیگر واجبات ادا نہیں کیے گئے۔ اکتوبر میں اس جہاز کی نیلامی میں دیے گئے اشتہار میں کہا گیا ہے کہ یہ نیلامی سمبڑیال کے سول جج عمر نواز وڑائچ کے عدالتی حکم کے تحت کی جا رہی ہے۔ نیلامی میں حصہ لینے کے لیے بولی لگانے والوں کو سیالکوٹ ایئرپورٹ کو 25 ہزار روپے کی انسپکشن فیس جمع کرانا تھی۔ چھ نومبر کو نیلامی کا دن مقرر کیا گیا تھا۔ ان میں جہاز کی ریزرو پرائس چار لاکھ ڈالر مقرر کی گئی تھی۔ کام نے اس جہاز کی خصوصیات کے بارے میں بتایا کہ اس میں 218 مسافروں کی گنجائش ہے، یہ 43 ہزار فٹ بلندی پر جانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور 1991 سے کئی ایئرلائنز کے زیرِ استعمال رہ چکا ہے۔ یہ 1991 میں ایک نئے طیارے کے طور پر برٹش ایئرویز کو ڈیلیور کیا گیا، پھر 2000 میں اسے قنطاس ایئرویز نے چلایا اور 2014 سے جیٹ ایشیا ایئرویز کے فضائی بیڑے میں شامل ہو گیا۔ 2015 کے دوران اس کی مدد سے اقوام متحدہ کی چارٹر پروازیں چلائی گئیں۔ مگر یہ طیارہ 2017 سے سیالکوٹ ایئرپورٹ پر کھڑا رہا۔

جب بی بی سی نے سیالکوٹ ایئرپورٹ کے ترجمان عمیر خان سے رابطہ کیا تو انھوں نے بتایا کہ جیٹ ایشیا ایئرویز کا طیارہ نو سال سے اسی ایئرپورٹ پر کھڑا ہے اور اس کی پارکنگ فیس سمیت دیگر واجبات ادا نہیں کیے گئے۔

انھوں نے کہا کہ عدالت نے سیالکوٹ ایئرپورٹ کو یہ اختیار دیا تھا کہ وہ اس طیارے کا اشتہار دے کر اس کی نیلامی کرے۔

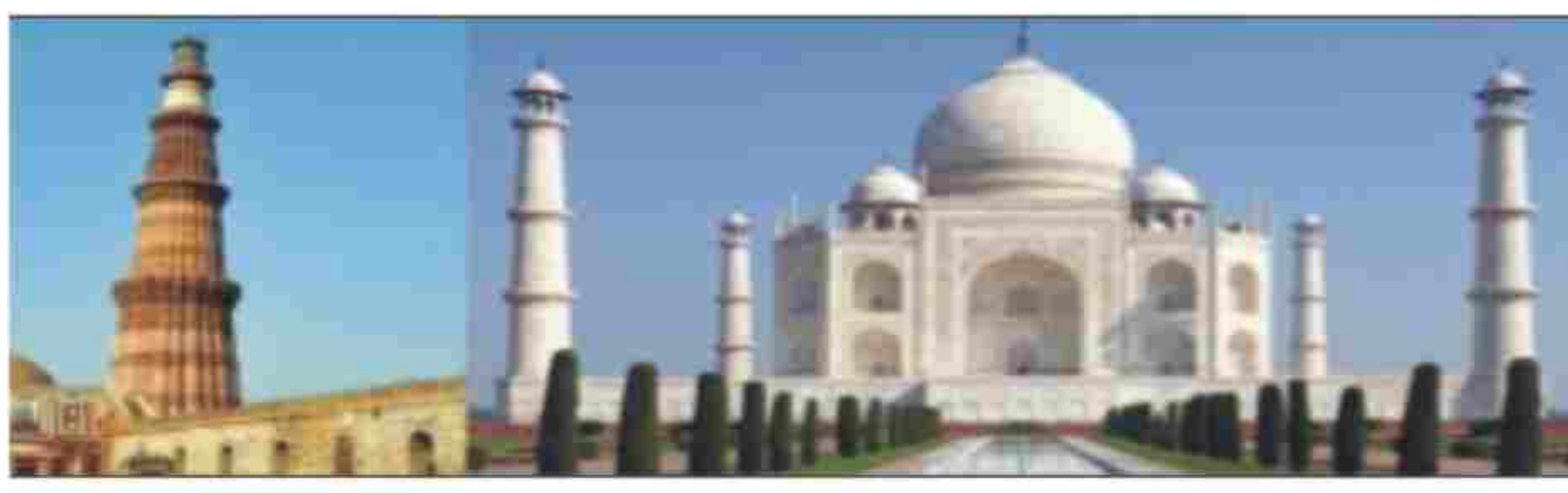
انھوں نے بتایا کہ یہ جہاز اب بھی سیالکوٹ ایئرپورٹ پر پارکڈ ہے۔ 'سیالکوٹ ایئرپورٹ پر بھی کسی بھی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کی طرح پارکنگ چارجز ہوتے ہیں۔ ان پارکنگ چارجز کے عوض رقم اکٹھی ہوتی رہی۔ ہم نے کئی بار کمپنی سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہیں۔ کمپنی دیوالیہ ہو چکی تھی۔' انھوں نے بتایا کہ 'پھر ہم نے عدالت کا سہارا لیا۔ ہم نے اس حوالے سے مقامی عدالت میں کیس دائر کیا۔ ہم نے قومی اور بین الاقوامی سطح پر اخباروں میں اشتہارات دیے۔ اس سے پہلے بھی طیارہ خریدنے کے لیے بعض کمپنیوں نے ہم سے رابطہ کیا تھا مگر اس کی مناسب قیمت نہیں مل رہی تھی۔' وہ کہتے ہیں کہ اکتوبر کے دوران ہم نے آخری اشتہار میں کم از کم قیمت چار لاکھ ڈالر مقرر کی تھی۔ متحدہ عرب امارات میں قائم ایک کمپنی نے ہمیں اس طیارے کے لیے مناسب رقم کی پیشکش کی جو کہ چار لاکھ ڈالر سے زیادہ رقم بنتی ہے۔ ان کے مطابق ایئرپورٹ حکام نے اس آفر کو منظور کر لیا ہے مگر اس حوالے سے باقی عمل جاری ہے کہ وہ کب تک طیارے کو پوری طرح خرید لیں گے اور اسے روانہ کر دیا جائے گا۔' عمیر خان کا کہنا تھا کہ جہاز کی ایئر وردینس ※ ختم ہو چکی ہے۔ ایئر وردینس سے مراد ہے کہ آیا جہاز قانونی اور حفاظتی اعتبار سے پرواز بھرنے کے لیے تیار ہے۔ ان کے مطابق جہاز کی ایئر وردینس بحال کرنے کے لیے اس پر خطیر رقم خرچ ہو گی۔ ※ تاہم ان کا کہنا ہے کہ جہاز کا لینڈنگ گیئر، انجن اور دیگر پرزے اس کی 'اصل حالت میں ہیں۔' اس سوال پر کہ جہاز کو کب تک نئے خریدار کے حوالے کیا جا سکتا ہے، عمیر خان نے کہا کہ نیلامی کے عمل میں وقت لگتا ہے۔ جہاز کی خرید و فروخت میں کچھ شرائط ہوتی ہیں۔ آپ کو قومی اور بین الاقوامی اداروں سے منظوری لینی ہوتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ابھی تک خریدار نے اس جہاز کی رقم منتقل نہیں کی ہے مگر یہ عمل جاری ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ خریدار کی تفصیلات ابھی منظر عام پر نہیں لائی گئیں اور جیسے ہی عمل مکمل ہوگا تو تفصیلات سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ عمیر خان نے ایک سوال پر وضاحت دیتے ہوئے کہا کہ سیالکوٹ ایئرپورٹ ایک نجی ادارہ ہے لہذا اس طیارے کے بقایہ جات کی مد میں 'قومی خزانہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔'

معروف شاعر نقاد، صحافی شمیم طارق کے شعری مجموعے ''جبر و قہر کا موسم'' کا اجراء

مہاراشٹر اردو اکادمی کے چیئرمین ڈاکٹر سید حسین اختر کے دستِ مبارک سے عمل میں آیا



بھیونڈی: (بھیونڈی نامہ نگار) معروف شاعر، محقق، نقاد اور ممتاز کالم نویس، جناب شمیم طارق صاحب کے دوسرے شعری مجموعے ''جبر و قہر کا موسم'' کی تقریبِ اجراء بروز سنیچر، 14 نومبر 2026ء کو صنوبر ہال، بھیونڈی میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا افتتاح مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکادمی کے چیئرمین ڈاکٹر سید حسین اختر صاحب کے دستِ مبارک سے عمل میں آیا۔ اس ادبی تقریب میں شہر کی ممتاز علمی، ادبی اور سماجی شخصیات نے شرکت کر کے شمیم طارق صاحب کی ادبی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ تقریب کے افتتاحی کلمات محمد رفیع انصاری نے ادا کیے۔ انہوں نے کتاب ''جبر و قہر کا موسم'' کے حوالے سے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ شمیم طارق اردو ادب کے برانڈ ایمبیسیڈر رہیں۔ ان کی ادبی، فکری اور صحافتی خدمات اردو زبان و ادب کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ ان کی تحریروں میں فکر کی گہرائی، مشاہدے کی وسعت اور اظہار کی انفرادیت نمایاں نظر آتی ہے۔ اس موقع پر سرفراز مرکر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کتاب اور صاحبِ کتاب کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالی۔ عامر اصغر قریشی نے سپاس نامہ پیش کیا اور تقریب میں شریک تمام معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکادمی کے چیئرمین ڈاکٹر سید حسین اختر صاحب نے اپنے خطاب میں اردو زبان کے فروغ کے لیے اپنی وابستگی اور عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اردو کے فروغ کے لیے ہم پابند عہد ہیں۔ انہوں نے اس طرح کے ادبی پروگرام منعقد کرنے والوں کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ اردو زبان و ادب کی خدمت کے لیے ایسی تقریبات کا انعقاد نہایت ضروری ہے۔ ان کے خطاب سے اردو کے تئیں ان کی محبت اور ادبی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کا جذبہ نمایاں تھا۔ معروف شاعر عرفان جعفری صاحب نے بھی شعری مجموعے ''جبر و قہر کا موسم'' کے حوالے سے اپنے تاثرات پیش کیے۔ انہوں نے کتاب کے ادبی پہلوؤں اور شمیم طارق صاحب کے شعری سفر پر اظہارِ خیال کیا۔ صدارتی خطاب میں پرنسپل ضیاء الرحمٰن انصاری نے یوم اطفال کے موقع پر اس ادبی تقریب کے انعقاد کو ایک یادگار لمحہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ شمیم طارق جیسی علمی و ادبی شخصیت کے شعری مجموعے کی رونمائی ایک خوش آئند ادبی موقع ہے، جو نئی نسل میں اردو ادب سے دلچسپی پیدا کرنے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ تقریب میں صاحبِ کتاب شمیم طارق نے تمام مہمانوں، منتظمین اور شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم اردو ادب کے سپاہی ہیں اور اردو زبان و ادب کی خدمت ہمارا مقصد ہے۔ ان کے اس اظہارِ خیال نے تقریب میں موجود اہلِ ادب کے جذبات کی ترجمانی کی۔ تقریب کی نظامت کے فرائض مومن سیماب انور نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیے، جبکہ رسمِ شکریہ بلال رونق نے ادا کی۔ یہ تقریب محض ایک شعری مجموعے کی رونمائی نہیں بلکہ اردو زبان و ادب سے وابستہ اہلِ علم و دانش کے باہمی تعلق، ادبی محبت اور اردو کے فروغ کے عزم کا خوب صورت مظہر تھی۔ میرے لیے یہ موقع اس اعتبار سے بھی خصوصی اہمیت کا حامل تھا کہ صاحبِ کتاب جناب شمیم طارق میرے استادِ محترم ہیں۔ ان کی علمی و ادبی شخصیت اور رہنمائی میرے لیے ہمیشہ باعثِ افتخار رہی ہے۔ دعا ہے کہ ان کا قلم اسی طرح اردو ادب کو نئی تخلیقات سے مالا مال کرتا رہے۔ اس موقع پر شمیم طارق کو سپاس نامہ پیش کرنے والوں میں عامر اصغر حسین قریشی، سرفراز مرکر، شکیل احمد شکیل اور اردو اکاڈمی کے ایکزیکیٹو آفیسر شعیب ہاشمی موجود تھے۔



روزنامہ
ورقِ تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
17 Nov. 26



سنیترہ پوار کا عزم، آنجہانی اجیت دادا کے ادھورے خواب پورے کر کے ان کی ترقیاتی وراثت کو آگے بڑھائیں گی

اجیت دادا کے کاموں کو خراجِ تحسین دراصل عوامی خدمت کے تئیں ان کے عزم کا اعتراف ہے



پونے، 16 نومبر: راشٹروادی کانگریس کی قومی صدر اور مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار نے عزم ظاہر کیا ہے کہ وہ آنجہانی اجیت دادا پوار کے ادھورے خوابوں کو پورا کرنے کے ساتھ ان کی ترقیاتی وراثت کو آگے بڑھائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اجیت دادا کے نظریات اور اصولوں کو آگے لے جانے کے لیے وہ پوری مضبوطی کے ساتھ پُرعزم ہیں۔ سنیترہ پوار نے کہا کہ میں ایک ایسے مجاہد کی شریکِ حیات ہوں جنہوں نے تمام مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے اپنی زندگی کا سفر طے کیا۔ دادا کے ادھورے خوابوں، ان کے نظریات اور ترقیاتی وراثت کو آگے بڑھانے کے لیے میں پوری طرح پُرعزم ہوں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اجیت پوار کا نقاب کشائی کیا گیا مجسمہ اور ان کے نام سے منسوب داخلہ دروازہ محض یادگار بن کر نہ رہیں بلکہ عوامی خدمت کے لیے مسلسل تحریک کا ذریعہ ثابت ہوں۔ مرکزی وزیر داخلہ و تعاون امیت شاہ نے پونے ضلع پریشد میں آنجہانی عوامی لیڈر اجیت دادا پوار کے مجسمۂ نیم قامت کی نقاب کشائی کی اور ضلع پریشد کے داخلہ دروازے کو ان کے نام سے منسوب کیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے اور مرکزی وزیرِ مملکت برائے تعاون مرلی دھر موہول بھی موجود تھے۔ اس موقع کو جذباتی قرار دیتے ہوئے سنیترہ پوار نے کہا کہ انہوں نے اجیت پوار کی غیر معمولی تیز رفتاری سے کام کرنے کی صلاحیت، ترقی کے تعلق سے ان کی دوراندیشی اور عام شہریوں کے تئیں ان کی گہری حساسیت کو قریب سے دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آج اپنے جذبات کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ جس رہنما نے پونے ضلع کی ترقی کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کر دی، آج اسی ضلع پریشد میں ان کے مجسمے کی نقاب کشائی ہو رہی ہے، جس کی کارکردگی اور ترقی کے لیے انہوں نے مسلسل کوششیں کی تھیں۔ سنیترہ پوار نے بتایا کہ اجیت پوار وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کا خصوصی احترام کرتے تھے۔ مہاراشٹر، زراعت، کوآپریٹو سیکٹر اور ترقی سے متعلق مختلف مسائل وہ مسلسل ان کے سامنے اٹھاتے اور ان کے حل کے لیے کوشش کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ امیت شاہ نے اجیت پوار کی خدمات کو یاد کرتے ہوئے پمپری چنچوڑ کی صفائی کے قومی سروے میں کارکردگی بہتر بنانے کے لیے ان کی جانب سے منعقدہ 29 اجلاسوں کا خصوصی ذکر کیا۔ سنیترہ پوار کے مطابق اجیت پوار کا سیاسی سفر نوجوان رہنماؤں کے لیے سیکھنے اور رہنمائی حاصل کرنے کی ایک درس گاہ ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اجیت پوار نے ہمیشہ پونے ضلع کی ترقی کو اولین ترجیح دی۔ ضلع پریشد کے ذریعے تعلیم، صحت، دیہی بنیادی ڈھانچے اور گاؤں کی صفائی کے شعبوں میں کیے گئے کام اسی سوچ کا حصہ تھے۔ ضلع میں 303 ماڈل اسکولوں کے قیام کی پہل، 108 ماڈل ہیلتھ سینٹروں کا ہدف، طلبہ کی کامیابیاں اور مختلف مہمات میں ضلع کی بہتر کارکردگی ان کی ترقیاتی دوراندیشی کا نتیجہ ہے۔ سنیترہ پوار نے کہا کہ وزیر اعلیٰ سمردھ پنچایت راج ابھیان میں ضلع پریشد کو اگرچہ دوسرا مقام حاصل ہوا، لیکن اجیت پوار کا ہدف پہلا مقام حاصل کرنا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس خواب کو پورا کرنا میرا عزم ہے۔ اس موقع پر سنیترہ پوار نے ضلع پریشد میں اجیت پوار کی زندگی پر مبنی تصویری نمائش کا بھی دورہ کیا۔ نمائش میں ان کی زندگی کے مختلف مراحل، سیاسی سفر، عوامی خدمت کے جذبے اور ترقیاتی کاموں میں ان کے تعاون کو پیش کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اجیت پوار کے انتقال سے مہاراشٹر میں ایک بڑا خلا پیدا ہوا ہے، لیکن ان کے شروع کیے گئے ترقیاتی کاموں کا سفر رکے گا نہیں بلکہ مسلسل جاری رہے گا۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ سب مل کر پونے ضلع کی ترقی کو مزید رفتار دینے اور عام شہریوں کی زندگی میں مثبت تبدیلی لانے کا عزم کریں۔

چین کا مقابلہ کرنے کے لیے بھارت کا بڑا اقدام

نئی دہلی۔ 16 نومبر۔ ایم این این۔ بھارت نے عالمی جہاز سازی کی صنعت میں چین کی بالادستی کو چیلنج کرنے اور غیر ملکی جہازوں پر انحصار کم کرنے کے لیے جنوبی کوریا کی بڑی کمپنیوں کے ساتھ تعاون تیز کر دیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت جنوبی کوریا کی معروف کمپنی ایچ ڈی ہنڈائی ریاست تمل ناڈو کے بندرگاہی شہر تھوتھوکڈی میں تقریباً چار ارب ڈالر کی لاگت سے ایک جدید شپ یارڈ قائم کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ بھارت اس وقت عالمی جہاز سازی میں بارہویں نمبر پر ہے، لیکن حکومت کا ہدف 2047 تک دنیا کے پانچ بڑے جہاز ساز ممالک میں شامل ہونا ہے۔ اس مقصد کے لیے نئی دہلی جنوبی کوریا کی جدید ٹیکنالوجی، سرمایہ کاری اور صنعتی مہارت سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ عالمی جہاز سازی کی صنعت پر اس وقت چین، جنوبی کوریا اور جاپان کا غلبہ ہے۔ 2024 میں ان تینوں ممالک کا عالمی جہاز سازی میں مجموعی حصہ تقریباً 93 فیصد تھا۔ گزشتہ سال نئے جہازوں کے عالمی آرڈرز میں چین کا حصہ 63 فیصد جبکہ جنوبی کوریا کا 21 فیصد رہا۔ بھارت کی تقریباً 95 فیصد تجارت حجم کے اعتبار سے سمندری راستوں سے ہوتی ہے، لیکن ملک کو غیر ملکی جہازوں کی خدمات حاصل کرنے پر سالانہ تقریباً 75 ارب ڈالر خرچ کرنا پڑتے ہیں۔ اس انحصار کو کم کرنے کے لیے حکومت نے ستمبر 2025 میں جہاز سازی کی صنعت کو فروغ دینے کے لیے تقریباً 730,69 کروڑ روپے مختص کیے تھے۔

مرکزی وزیر داخلہ مہاراشٹر میں موجود، اس کے باوجود فلمی شخصیات کو

مافیا کی کھلی دھمکیاں: ہرش وردھن سپکال



ممبئی: مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کہا ہے کہ ریاست میں امن و قانون کی صورتحال پوری طرح بگڑ چکی ہے اور مافیا کھلے عام دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ان غنڈوں کی ہمت اتنی بڑھ گئی ہے کہ وہ بالی ووڈ فنکاروں کے گھروں تک پہنچ رہے ہیں۔ گجرات کی جیل سے مافیا راج چلایا جا رہا ہے اور مرکزی وزیر داخلہ ہی اس گینگ کو چلا رہے ہیں۔ سپکال نے سوال کیا کہ جب غنڈے کھلے عام دھمکیاں دے رہے ہیں تو مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ اور ریاستی وزیر داخلہ دیویندر فڈنویس آخر پونے میں پگڑی کھیلنے میں مصروف ہیں کیا؟ تلک بھون میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سپکال نے کہا کہ بالی ووڈ کے اداکاروں، فلم سازوں اور ہدایت کاروں کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور ان پر حملے ہو رہے ہیں۔ اداکار ٹائیگر شراف پر فائرنگ کے بعد اب اداکار امیتابھ بچن کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ حملے کے خوف سے امیتابھ بچن بلٹ پروف شیشے کے پیچھے سے اپنے مداحوں سے ملاقات کر رہے ہیں، جو انتہائی سنگین صورتحال ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے نوٹ بندی کے ذریعے دہشت گردی کم کرنے کا دعویٰ کیا تھا، لیکن آج دہشت گردی اور غنڈہ گردی پہلے سے زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ کانگریس حکومت کے دور میں فلمی ستارے بلا خوف و خطر گھومتے تھے، لیکن آج حالات ایسے نہیں ہیں۔ بالی ووڈ میں خوف کے اس ماحول کو دیکھ کر لوگ کہہ رہے ہیں کہ ''کوئی لوٹا دے میرے بیتے ہوئے دن''۔ سپکال نے کہا کہ حد بندی بل کے تحت ارکان پارلیمنٹ کی تعداد 550 سے بڑھا کر 850 کرنے کی بات کہی جا رہی ہے۔ اگر عوامی نمائندوں کی تعداد ہی بڑھانی ہے تو صرف ارکان پارلیمنٹ کی تعداد کیوں بڑھائی جا رہی ہے؟ مقامی خود اختیاری اداروں کے ارکان کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی سمیت انڈیا اتحاد ابتدا ہی سے اس بل کی مخالفت کر رہا ہے۔ اگرچہ انڈیا اتحاد میں شامل نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کی رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے اس بل کی حمایت کا موقف اختیار کیا ہے، لیکن اتحاد کی مخالفت برقرار ہے۔ سپکال کے مطابق نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) بھی اس بل کے سلسلے میں ضروری اقدامات کرے گی۔ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے اس بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہ راہل گاندھی بیرونِ ملک جا کر بھارت کی بدنامی کرتے ہیں، سپکال نے کہا کہ دنیا میں بھارت کی بدنامی راہل گاندھی کی وجہ سے نہیں، بلکہ مودی حکومت کے ایک وزیر کا نام ایپسٹین فائل میں آنے کے باعث ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن رہنماؤں اور ججوں کے فون کی پیگاسس اسپائی ویئر کے ذریعے جاسوسی، پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیڈر کی تقریر کے دوران مائیک بند کرنا، مہنگائی، بے روزگاری اور ہنگر انڈیکس جیسے مسائل کے باعث عالمی سطح پر بھارت کی شبیہ متاثر ہو رہی ہے۔ سپکال نے کہا کہ راہل گاندھی سماج کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد سے مسلسل ملاقات کرتے ہیں۔ وہ مزدوروں، مکینکوں، کسانوں، طلبہ اور متاثرہ افراد سے بات چیت کرتے ہیں۔ راہل گاندھی نے کنیا کماری سے کشمیر تک 500,4 کلومیٹر طویل بھارت جوڑو یاترا نکال کر عام لوگوں سے براہِ راست رابطہ قائم کیا۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ امیت شاہ بھی اپنی حفاظتی حصار کو ایک طرف رکھ کر عوام کے درمیان جائیں۔ سپکال نے کہا کہ چھترپتی سمبھاجی نگر ضلع کے ویجا پور میں روہت پٹھارے نامی نوجوان کا قتل انتہائی اشتعال انگیز واقعہ ہے۔ اس معاملے میں پولیس کی تفتیش پر کئی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ پولیس نے جن ملزمین کو گرفتار کیا ہے، ان کی شناخت پریڈ خاندان کے افراد کے سامنے نہیں کرائی گئی۔ اس کے برعکس روہت پٹھارے کے اہل خانہ کو بھی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں اس طرح کے قتل کے واقعات پیش آ رہے ہیں، ایسے میں دیویندر فڈنویس کو وزیر داخلہ کے عہدے پر برقرار رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

مہاراشٹر این ایس یو آئی کی مہم

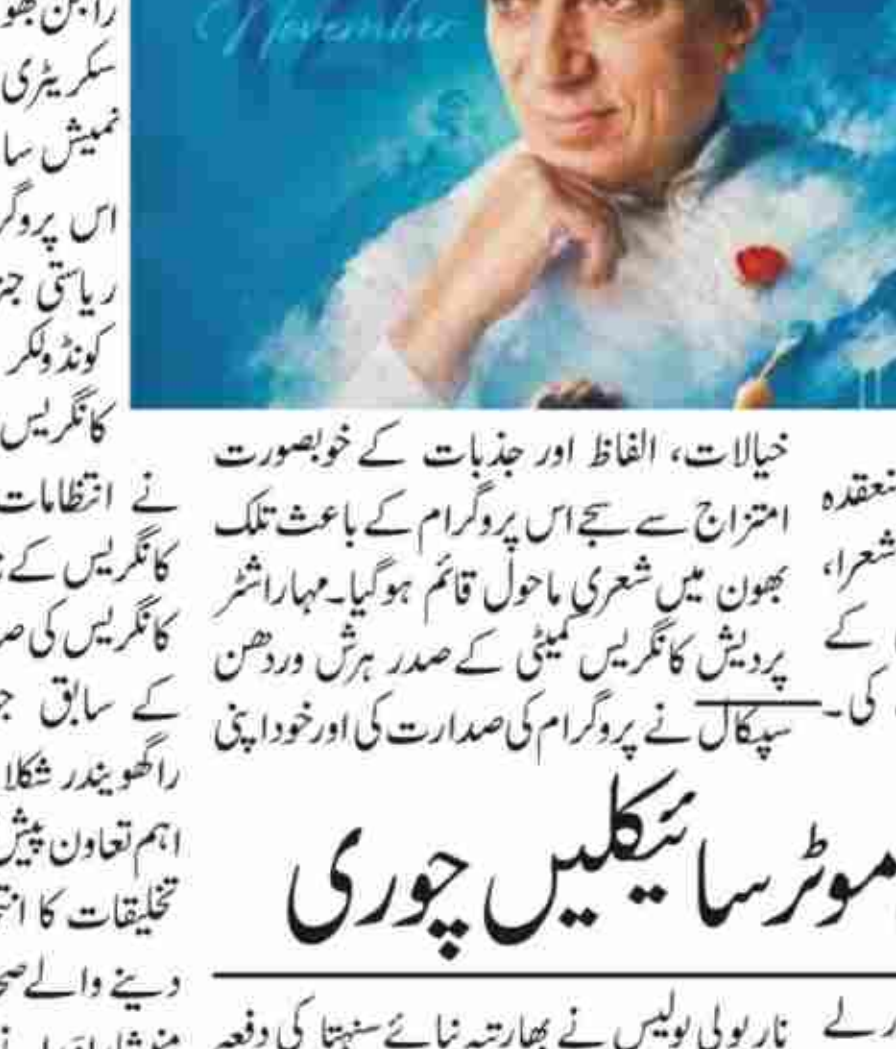
کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال کے ہاتھوں مہاراشٹر این ایس یو آئی نے 'تعلیم بچاؤ، ماحولیات بچاؤ، جمہوریت بچاؤ' مہم کا آغاز کیا۔ این ایس یو آئی درختوں کے تحفظ اور ماحولیات کی حفاظت کے ساتھ تعلیمی شعبے میں ہونے والی بدعنوانی کے خلاف پوری ریاست میں احتجاجی تحریک چلائے گی۔ اس مہم کے دوران قانون ساز اسمبلی کی عمارت تک ایک بڑا مورچہ بھی نکالا جائے گا۔ اس موقع پر قانون ساز کونسل کے رکن ابھیجیت وانجاری، سابق رکن اسمبلی وجاہت مرزا، راہل بوندرے، این ایس یو آئی کے ریاستی صدر ساگر سالونکھے سمیت دیگر عہدیداران موجود تھے۔

انڈیا بزنس فورم فلپائن کے صدر دلیپ تیواری کا بیان

منیلا۔ 16 نومبر۔ ایم این این۔ ہندوستان اور فلپائن کے درمیان ترجیحی تجارتی معاہدے پر بات چیت ایک اعلیٰ درجے کے مرحلے پر ہے، انڈیا بزنس فورم فلپائن کے صدر دلیپ تیواری نے وزیر اعظم نریندر مودی کے منیلا کے دو روزہ دورے سے پہلے یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ مجوزہ معاہدے کے تحت کم ڈیوٹی ہندوستانی سامان کو فلپائن میں زیادہ مسابقتی بنا سکتی ہے اور مقامی خریداروں کو چینی درآمدات کا متبادل فراہم کر سکتی ہے۔

پنڈت نہرو کی یوم پیدائش اور دیوالی کے موقع پر شعری محفل کا انعقاد

کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال کی منظوم پیش کش سے پروگرام کی رونق میں اضافہ



ممبئی: آزاد بھارت کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کی یوم پیدائش اور دیوالی کے مبارک موقع پر مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کی جانب سے منعقدہ عظیم الشان شعری مقابلے کو شرکاء کی جانب سے زبردست پذیرائی حاصل ہوئی۔ تلک بھون میں منعقدہ اس شعری محفل میں بڑی تعداد میں شعراء، شاعری کے شائقین، کانگریس پارٹی کے عہدیداران اور کارکنان نے شرکت کی۔ خیالات، الفاظ اور جذبات کے خوبصورت امتزاج سے سجے اس پروگرام کے باعث تلک بھون میں شعری ماحول قائم ہوگیا۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے پروگرام کی صدارت کی اور خود اپنی نظم پیش کر کے شعری مقابلے کا افتتاح کیا۔ ان کی اس منظوم پیش کش سے پروگرام میں خاص رنگ پیدا ہوگیا۔ اس موقع پر ریاستی کانگریس کے نائب صدور راجن بھوسلے اور رمیش شیٹی، ریاستی جنرل سکریٹری شاہ عالم، نامدیو چوہان اور ڈاکٹر نمیش سانے خصوصی طور پر موجود تھے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے ریاستی جنرل سکریٹری ایڈوکیٹ سندیش کونڈولکر نے خصوصی پہل کی، جبکہ ممبئی کانگریس کے سکریٹری پرشانت دھومال نے انتظامات کی ذمہ داری سنبھالی۔ ممبئی کانگریس کے نائب صدر بھوشن پاٹل، ممبئی یوتھ کانگریس کی صدر زینت شبریں، ممبئی کانگریس کے سابق جوائنٹ خزانچی اتل بروے، راگھویندر شکلا اور سبھاش پکھارے نے بھی اہم تعاون پیش کیا۔ مقابلے میں بہترین شعری تخلیقات کا انتخاب جیوری کے فرائض انجام دینے والے صحافی گرو پرساد جادھو اور پروفیسر منیشا اورانے نے کیا۔ مقابلے میں رام بندھو کھنڈو اڈھانگلے نے پہلا، امیش جادھو نے دوسرا اور کوستبھ شیلیش گوساوی نے تیسرا مقام حاصل کیا، جبکہ پرنیتے چوہان اور ویشنووی ساولے کو حوصلہ افزائی کے انعامات دیے گئے۔

بھارت کی ایکٹ ایسٹ پالیسی میں آسیان کو مرکزی حیثیت حاصل۔ وزیر اعظم مودی

نئی دہلی۔ 16 نومبر۔ ایمن این۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی تنظیم آسیان کے ساتھ بھارت کے تعلقات اس کی ایکٹ ایسٹ پالیسی کا بنیادی ستون ہیں اور ہند بحرالکاہل خطے کے لیے ہندوستان کے مہاساگر وژن میں بھی انہیں مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ وزیر اعظم مودی فلپائن کے صدر فرڈیننڈ مارکوس جونیئر کی دعوت پر دو روزہ دورے کے لیے منیلا روانہ ہوئے، جہاں وہ 23ویں آسیان۔ بھارت سربراہی اجلاس اور 21ویں مشرقی ایشیا سربراہی اجلاس میں شرکت کریں گے۔

جناب مولوی محمد مظہر حسین صاحب کے سانحۂ ارتحال پر امارتِ شرعیہ میں دعائیہ نشست

پھلواری شریف: نہایت رنج و غم کے ساتھ یہ خبر دی جا رہی ہے کہ امارتِ شرعیہ، پھلواری شریف، پٹنہ کے شعبۂ تعمیرات کے قدیم اور مخلص رفیق کار جناب مولوی محمد مظہر حسین صاحب طویل علالت کے بعد ۱۵ نومبر ۲۰۲۶ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر ۷۲ سال کے قریب تھی۔ ان کے سانحۂ ارتحال کی خبر امارتِ شرعیہ میں بجلی بن کر گری، امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ العالی نے ان کے انتقال پر گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی، حضرت امیر شریعت کی ہدایت پر ناظم امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی کی قیادت میں امارتِ شرعیہ کے اہلِ علم و ذمہ داران کا ایک مؤقر وفد، جس میں صدر قاضی شریعت مولانا مفتی محمد انظار عالم قاسمی، نائب قاضی شریعت مولانا قاضی وصی احمد قاسمی، ڈاکٹر سید یاسر حبیب صاحب سکریٹری مولانا سجاد میموریل اسپتال امارتِ شرعیہ، مولانا منہاج عالم ندوی اور مولانا صابر حسین قاسمی شامل تھے، مرحوم کے گھر پہنچا اور اہلِ خانہ و پسماندگان سے تعزیت و ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں صبر و ثبات کی تلقین کی، مرحوم کی نمازِ جنازہ بعد نمازِ عصر خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف کے احاطے میں ادا کی گئی، جس میں امارتِ شرعیہ کے ذمہ داران اور کارکنان نے بڑی تعداد میں شرکت کی، جناب مولوی محمد مظہر حسین صاحب نے ایک طویل عرصے تک امارتِ شرعیہ کے شعبۂ تعمیرات کی نگرانی اور بیت المال کے واؤچرز کی فائل بندی جیسے اہم امور انجام دیے، وہ اپنی مخلصانہ خدمات، ذمہ داری اور وابستگی کے باعث ادارے کے قدیم رفقا میں شمار ہوتے تھے، مرحوم کی دینی و ملی خدمات کے اعتراف اور ان کے حق میں دعائے مغفرت و ایصالِ ثواب کے لیے ۱۶ نومبر کو دفتر امارتِ شرعیہ میں ناظمِ امارتِ شرعیہ مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی کی صدارت میں ایک تعزیتی و دعائیہ نشست ہوئی۔ جس میں صدر قاضی شریعت مولانا مفتی محمد انظار عالم قاسمی، نائب قاضی شریعت مولانا قاضی وصی احمد قاسمی، نائب قاضی شریعت مولانا سہیل اختر قاسمی، قائم مقام مفتی، مفتی احتکام الحق قاسمی، مولانا محمد منہاج عالم ندوی، معاون قاضی مولانا شمیم اکرم رحمانی، معاون ناظم مولانا احمد حسین مدنی، معاون ناظم مولانا رضوان احمد ندوی، آفس سکریٹری مولانا ارشد رحمانی اور مولانا محمد نیاز عالم قاسمی سمیت دیگر ذمہ داران و کارکنانِ امارتِ شرعیہ نے شرکت کی، اس موقع پر شرکاء نشست نے مرحوم کی طویل مدتی خدمات، خلوص، محنت اور ادارے کے تئیں ان کی وابستگی کو یاد کرتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا اور ان کے لیے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا، ناظم صاحب نے فرمایا کہ مرحوم نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ امارتِ شرعیہ کی خدمت میں گزارا، ان کی خدمات کو ہمیشہ قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھا جائے گا، آخر میں صدر قاضی شریعت مولانا مفتی محمد انظار عالم قاسمی نے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت، بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کی، اس موقع پر تمام قارئین سے ان کے حق میں دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کی درخواست کی گئی۔

بھارت عالمی اقتصادی اور تکنیکی ترقی کا نیا مرکز بن گیا

جرمن کمپنی SAP کی رپورٹ میں ہندوستان کی غیر معمولی ترقی کا اعتراف

نئی دہلی۔ 16 نومبر۔ ایم این این۔ عالمی ٹیکنالوجی کمپنی SAP نے بھارت کو دنیا کی تیزی سے ترقی کرتی ہوئی بڑی معیشتوں میں سے ایک قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستان اب محض ایک بڑی صارف منڈی یا سستی افرادی قوت فراہم کرنے والا ملک نہیں رہا، بلکہ عالمی کاروبار، مصنوعی ذہانت، جدید ٹیکنالوجی، سرمایہ کاری اور اختراعات کا ایک اہم مرکز بن چکا ہے۔ کمپنی کے ایک تفصیلی تجزیے کے مطابق بھارت کی اقتصادی ترقی عارضی عوامل کے بجائے مضبوط بنیادی تبدیلیوں کا نتیجہ ہے، جن میں وسیع داخلی منڈی، اعلیٰ تربیت یافتہ تکنیکی افرادی قوت، جدید ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور حکومت کی اقتصادی اصلاحات شامل ہیں۔ تجزیے کے مطابق بھارت کی موجودہ معیشت کا حجم تقریباً 15.4 ٹریلین ڈالر ہے اور سالانہ اقتصادی ترقی کی شرح 5.6 سے 7 فیصد کے درمیان ہے۔ موجودہ رفتار برقرار رہنے کی صورت میں بھارت جلد پانچ ٹریلین ڈالر کی معیشت بن سکتا ہے اور جاپان و جرمنی کو پیچھے چھوڑ کر دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

دو سوسائٹیوں کی پارکنگ سے تین موٹر سائیکلیں چوری

بھیونڈی (شارف انصاری):- بھیونڈی شہر اور اطراف کے علاقوں میں گاڑی چوروں کی سرگرمیاں بڑھتی نظر آ رہی ہیں۔ نارپولی پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع کالہیر اور انجور پھاٹا کی دو الگ الگ رہائشی سوسائٹیوں کی پارکنگ سے نامعلوم چور تین موٹر سائیکلیں چوری کر کے فرار ہو گئے۔ چوری شدہ گاڑیوں کی مجموعی مالیت تقریباً 75 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ دونوں وارداتوں کے سلسلے میں نارپولی پولیس نے نامعلوم چوروں کے خلاف مقدمات درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ پولیس میں درج شکایت کے مطابق پہلی واردات کالہیر کے ریتی بندر روڈ پر واقع جانکی نواس سوسائٹی میں پیش آئی۔ یہاں رہنے والے جے رام منوہر لال کماوت (40) نے اپنی موٹر سائیکل نمبر HE-5508-MH-04 کو 13 نومبر کی رات تقریباً 11 بجے عمارت کے گیٹ نمبر 3 کے قریب پارک کیا تھا۔ 14 نومبر کی صبح تقریباً 30:5 بجے کے درمیان نامعلوم چور ان کی تقریباً 30 ہزار روپے مالیت کی موٹر سائیکل چوری کر کے لے گیا۔ دوسری واردات انجور پھاٹا کی اوسوال درشن بلڈنگ کی پارکنگ میں پیش آئی، جہاں سے دو موٹر سائیکلیں چوری کر لی گئیں۔ پولیس شکایت کے مطابق لتا سرینواس کیداری (49) کی ہونڈا ڈیلکس موٹر سائیکل نمبر BM-4528-MH-43 اور ان کے پڑوسی سنجو راجا پلگم کی ہونڈا اسی ڈی 110 موٹر سائیکل نمبر 5X-0423-GJ-01 نامعلوم چور لے اڑے۔ دونوں گاڑیاں 10 نومبر کی رات 10 بجے سے 11 نومبر کی صبح 30:10 بجے کے درمیان چوری کی گئیں۔ ان کی مجموعی مالیت تقریباً 45 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ تینوں موٹر سائیکلوں کی چوری کے معاملے میں نارپولی پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ (2)303 کے تحت مقدمات درج کیے ہیں۔ کالہیر کی واردات کی تحقیقات پولیس حوالدار بھگوان بابوراؤ چوہان جبکہ انجور پھاٹا کی واردات کی تحقیقات پولیس سب انسپکٹر پنڈت واگھ کر رہے ہیں۔

سرکاری اردو لوور پرائمری اسکول مرکھل میں

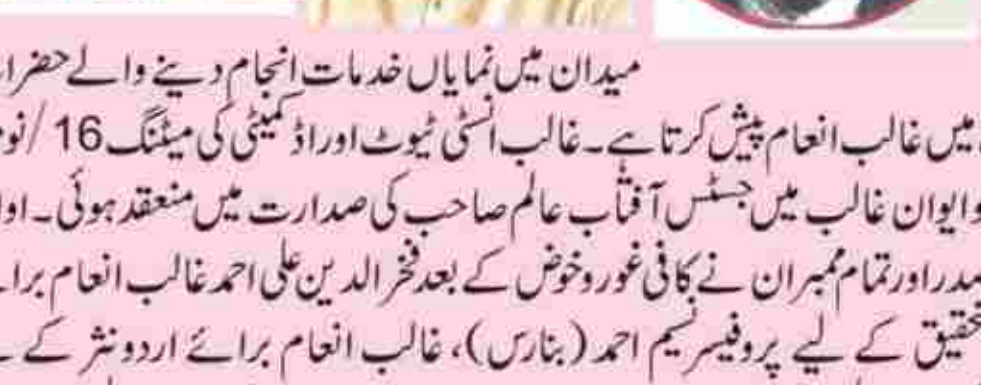
پرتیبھا کارنجی و کلا اُتسو سال 2026-27 کا کامیاب انعقاد



بیدر۔ 16/نومبر (پریس نوٹ) پرتیبھا کارنجی و کلا اُتسو سال 2026-27 آج 16/نومبر پیر کو مرکھل دیہات کے سرکاری اردو لوور پرائمری اسکول مرکھل میں اہتمام سے منایا گیا۔ جس کا افتتاح مسجد کمیٹی صدر جناب ابراہیم صاحب نے کیا۔ جب کہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے ریاستی اردو ایوارڈ یافتہ ادیب اور استاد خطاط جناب محمد عبدالمقتدر تاج مؤظف مدرس موجود تھے۔ ان کے علاوہ صدر معلمین میں جنواڑہ کی نسرین فاطمہ، نوباد کے محمد احمد، مرکھل کی صدر معلمہ اطہر افشاں، آدرش ودیالیہ کی معاون معلمہ فوزیہ جبین، ایس ڈی ایم سی اردو اسکول مرکھل کے وائس چیرمین فہمیدہ بیگم موجود تھے۔ پرتیبھا کارنجی کے تحت قرأت کلام پاک، اشلوک پڑھنے کا مقابلہ، بھکتی گیت، یادداشت کا مظاہرہ، قصیدے مرثیے، غزل سرائی، مٹی کے کھلونے بنانا، مصوری، سوال جواب (کوئز)، مباحثہ، تحریری مقابلہ، فینسی ڈریس، اداکاری گیت، ممکری، رنگولی، عناوین پر برجستہ تقاریر، کہانی کہنا جیسے عناوین پر شاہ گنج کلسٹر میں آنے والے سرکاری اسکول جیسے شاہ گنج اردو لوور پرائمری اسکول، ملتانی کالونی اسکول، مرکھل سرکاری اسکول، علی عنبر اسکول، چونڈی، علی آباد، بمبلی، یرنلی، جنواڑہ، نوآباد، آدرش ودیالیہ جنواڑہ، کے علاوہ امدادی اسکولوں میں گلشن اطفال اسکول ملتانی کالونی بیدر نے حصہ لیا۔ مختلف مقابلہ جات میں طلبہ کی پرزور شرکت رہی۔ سرکاری اسکول کے معلمین و معلمات کے علاوہ مہمانان نے منصفانہ انداز میں طلباء و طالبات کے ہنر و صلاحیتوں پر کھا۔ ظہرانہ کے بعد مختلف عناوین کے تحت اول، دوم اور سوم آنے والے طلبہ میں گولڈ، سلور، اور زنک کے میڈل اور توصیفی سند سے نوازا گیا۔ اس موقع پر منعقدہ تقریب میں مذکورہ افراد کے علاوہ ای سی او برائے دفتر BEO جناب حیدر علی شاکر، معروف صحافی اور اردو دکنی شاعر جناب محمد یوسف رحیم میر بیدری، اور یرنلی اسکول کے صدر معلم محمد مجاہد وغیرہ نے حصہ لیا۔

اس موقع پر محمد یوسف رحیم بیدری نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ روزانہ اسکول آنے والے طلبہ ہی علم حاصل کر سکتے ہیں۔ اسکول سے ناغہ نہیں کرنا چاہیے۔ ہماری ترقی کا راز تعلیم میں چھپا ہے۔ اپنے والدین کی قدر کرنا تمام لڑکے اور لڑکیوں کا فرض ہے۔ اپنے دادا دادی اور نانا نانی کی خدمت کریں۔ اتنا ہی نہیں ہم اپنی اطاعت کے ذریعہ اپنے رشتہ داروں مثلاً پھوپھی پھوپھا، خالہ خالو، ماما مامی اور چاچا چاچی کی نظروں میں کارآمد بننے کی کوشش کرنا چاہیے۔ جناب حیدر علی شاکر ای سی او برائے دفتر BEO بیدر نے اپنے خطاب میں پرتیبھا کارنجی کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ دو سال سے پرتیبھا کارنجی کے ساتھ کلا اُتسو کو بھی جوڑ دیا گیا ہے۔ اس تقریب کا مقصد یہی ہے کہ طلبہ میں موجود ٹیلنٹ کی نشاندہی کے علاوہ اس کو ضلع اور ریاستی سطح پر بھی پذیرائی حاصل ہو۔ حیدر علی شاکر نے مرکھل اسکول کے علاوہ تمام اسکولوں کے اساتذہ کا بھی شکریہ ادا کیا جن کی وجہ سے پرتیبھا کارنجی اور کلا اُتسو کی آج کی تقریب کامیابی سے ہمکنار ہوئی ہے۔ آرگنائزر شاہ گنج کلسٹر کے سی آر پی جناب عبداللہ مدثر نے پروگرام کی کارروائی موثر طور پر چلائی۔ اور آخر میں حیدر علی شاکر ای سی او، معروف صحافی محمد یوسف رحیم بیدری اور جناب محمد عبدالمقتدر تاج کے ہاتھوں اول، دوم اور سوم آنے والے تمام طلبہ میں توصیفی سند اور میڈل کی تقسیم عمل میں آئی۔ جب کہ مرکھل اسکول کے جناب رشید الدین مددگار معلم کی جانب سے گل اور قلم مہمانوں کو تحفے میں پیش کئے گئے۔ اظہار تشکر پر یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس بات کی اطلاع ایک پریس نوٹ جاری کر کے دی گئی ہے۔

غالب انعام برائے 2026 کا اعلان



غالب انسٹی ٹیوٹ ہر سال اردو ادب اور ڈرامے کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے والے حضرات کی خدمت میں غالب انعام پیش کرتا ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ اوارڈ کمیٹی کی میٹنگ 16/نومبر 2026 کو ایوان غالب میں جسٹس آفتاب عالم صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اوارڈ کمیٹی کے صدر اور تمام ممبران نے کافی غور و خوض کے بعد فخر الدین علی احمد غالب انعام برائے اردو تنقید و تحقیق کے لیے پروفیسر نسیم احمد (بنارس)، غالب انعام برائے اردو نثر کے لیے پروفیسر احمد محفوظ (دہلی) اور ہم سب غالب انعام برائے اردو ڈرامہ کے جناب سلیم عارف کا انتخاب کیا۔ یہ انعام مبلغ 75000 (پچھتر ہزار) روپے، تمغہ، اور سند پر مشتمل ہوگا۔ واضح ہو کہ یہ انعام جشن غالب تقریبات کے افتتاحی اجلاس مورخہ 18/دسمبر 2026 کو شام 5/بجے، ایوان غالب نئی دہلی میں پیش کیے جائیں گے۔

خادم الحجاج کمیٹی بارسی ٹاکلی کی جانب سے نومنتخب ایس ایچ آئی نور الحق کا استقبال



اکولہ: (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) حج کمیٹی آف انڈیا کی جانب سے حج 2027 کے لیے ملک کے مختلف اضلاع میں ایس ایچ آئی (اسٹیٹ حج انسپکٹر) کی تقرریاں عمل میں آئی ہیں۔ اسی سلسلے میں ضلع اکولہ کے لیے آٹھ ایس ایچ آئی مقرر کیے گئے ہیں، جن میں بارسی ٹاکلی کے الحاج نور الحق مجیب الحق کا بھی انتخاب عمل میں آیا ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ اس سے قبل بھی بارسی ٹاکلی سے الحاج افسر اللہ خان مظہر اللہ خان ایس ایچ آئی کی حیثیت سے مقرر ہو چکے ہیں۔ اس طرح عازمین حج کی خدمت کے لیے بارسی ٹاکلی کو ایک اور اہم ذمہ داری حاصل ہوئی ہے۔ اس خوشی کے موقع پر خادم الحجاج کمیٹی بارسی ٹاکلی کی جانب سے نومنتخب ایس ایچ آئی الحاج نور الحق مجیب الحق کا مرکز جامع مسجد، بارسی ٹاکلی میں گلدستہ پیش کر کے پرتپاک استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر الحاج عبدالصبور خان، الحاج مفتی سعد اللہ خان قاسمی، الحاج سید عرفان الدین، الحاج محمد ساجد، الحاج محمد شعیب الدین، الحاج عبدالقدیر خان، الحاج سید نفیس، الحاج ڈاکٹر غفران احمد خان، الحاج ڈاکٹر محمد حاتم، عبدالحق عرف جاوید مہمان، شیخ ابراہیم اور الحاج مجیب الحق خصوصی طور پر موجود تھے۔ موجودہ افراد نے الحاج نور الحق مجیب الحق کو اس اہم ذمہ داری کے لیے مبارکباد پیش کی اور امید ظاہر کی کہ وہ عازمین حج کی خدمت اور رہنمائی کا فریضہ پوری لگن، خلوص اور ذمہ داری کے ساتھ انجام دیں گے۔ ان کی اس تقرری کو بارسی ٹاکلی کے لیے باعثِ افتخار قرار دیا گیا۔

بچی کے تنازع پر دو خاندانوں میں تصادم

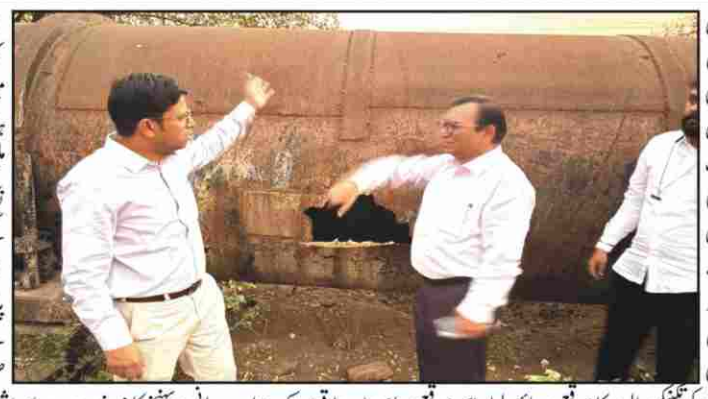
بھیونڈی (شارف انصاری):- بھیونڈی کے روشن باغ علاقے میں واقع شاروری اپارٹمنٹ میں ایک بچی کو لے کر پیدا ہونے والا تنازع تشدد میں تبدیل ہوگیا۔ بچی کی تلاش میں پہنچے افراد اور مکان میں موجود خواتین کے درمیان جم کر مار پیٹ، گالی گلوج اور بدسلوکی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ دونوں فریقوں کی جانب سے ایک دوسرے کے خلاف شکایات درج کرائی گئی ہیں۔ ایک فریق نے خاتون کے کپڑے پھاڑنے اور دھاردار چیز سے حملہ کرنے کا الزام لگایا ہے، جبکہ دوسرے فریق نے خواتین کے ساتھ نازیبا حرکت اور مار پیٹ کی شکایت کی ہے۔ پولیس میں درج شکایت کے مطابق اسلام پورہ کے رہنے والے شعیب شمیم مومن (49) اپنے بہنوئی عمران کی بیٹی مریم کی تلاش میں 15 نومبر کو عمران اور شبنم کے ساتھ شاروری اپارٹمنٹ پہنچے تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ عمران کی بیوی اور اس کی بہنیں مریم کو گھر سے لے گئی تھیں، جس کے بعد اس کی تلاش کی جا رہی تھی۔ شکایت کے مطابق شام تقریباً چار بجے گھر پہنچ کر مریم کے بارے میں دریافت کرنے پر وہاں موجود خواتین سے بحث شروع ہوگئی۔ الزام ہے کہ سادیہ عرف سونم اور نسا نے شبنم کے ساتھ دھکا مکی کرتے ہوئے اس کے کپڑے پھاڑ دیے، جبکہ نمو نے کسی دھاردار چیز سے شعیب کے سر کے پچھلے حصے پر حملہ کر کے انہیں زخمی کر دیا۔ اسی طرح امیرہ پر عمران کو تھپڑ مارنے اور گالی گلوج کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

دوسرے فریق کی جانب سے بھی سنگین الزامات

اسی واقعے کے سلسلے میں شاروری اپارٹمنٹ میں رہنے والی 25 سالہ خاتون نے بھی شکایت درج کرائی ہے۔ اس کے مطابق 15 نومبر کی شام تقریباً چار بجے عمران، شعیب، شبنم اور سیاہ ٹی شرٹ پہنے ایک نامعلوم شخص گھر میں داخل ہوئے اور وہاں موجود خواتین کے ساتھ گالی گلوج اور مار پیٹ کرنے لگے

وشنوپوری ڈیم کا پانی پینے کے لیے محفوظ رکھنا ضروری

آبپاشی کے لیے پانی چھوڑنا ممکن نہیں، 3 پمپ اور آبی پائپ لائنوں کی خستہ حالی



ناندیڑ (ورق تازہ نیوز 16 :(نومبر: ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان وشنوپوری منصوبے میں محدود آبی ذخیرے، آئندہ مدت میں پینے کے پانی کی ضرورت اور پانی نکالنے کے نظام کی خستہ حالی کے پیش نظر ربیع موسم کے لیے آبپاشی کا پانی چھوڑنا ممکن نہیں ہوگا۔ اس لیے دستیاب پانی کا سختی سے منصوبہ بندی کے تحت استعمال کرتے ہوئے ناندیڑ شہر سمیت دیہی اور صنعتی پانی کی فراہمی کو ترجیح دینا ضروری ہے۔ یہ وضاحت ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے کی۔ وشنوپوری منصوبے کے مستفید علاقوں کے کسانوں کی جانب سے ربیع موسم کے لیے کم از کم ایک مرتبہ آبپاشی کا پانی چھوڑنے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ اس پس منظر میں ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے آج منصوبے میں دستیاب آبی ذخیرے، مستقبل میں پانی کی ضرورت اور پانی نکالنے کے نظام کی تکنیکی حالت کا موقع پر جائزہ لیا۔ اس موقع پر ناندیڑ آبپاشی حلقے کے سپرنٹنڈنٹ انجینئر آئی ایم چشتی، آبپاشی ڈویژن شمال کے ایگزیکٹیو انجینئر سی آر بنسوڈ اور سب ڈویژنل انجینئر اشوک چوہان موجود تھے۔ فی الحال وشنوپوری ڈیم میں 57.14 فیصد یعنی 46.16 ملین مکعب میٹر قابل استعمال پانی موجود ہے۔ انٹیشور بند میں موجود 7.88 ملین مکعب میٹر پانی سمیت مجموعی طور پر 54.04 ملین مکعب میٹر پانی دستیاب ہے۔ اس میں 31 اگست 2027 تک متوقع 18 ملین مکعب میٹر پانی کے بخیر ہونے کو مدنظر رکھتے ہوئے مجموعی طور پر 36.04 ملین مکعب میٹر پانی باقی رہے گا۔ تاہم اسی مدت تک ناندیڑ شہر کے پینے کے پانی کے لیے 38.90 ملین مکعب میٹر، صنعتی استعمال کے لیے 1.73 ملین مکعب میٹر اور دیہی پانی کی فراہمی کے لیے 1.70 ملین مکعب میٹر، اس طرح مجموعی طور پر 42.33 ملین مکعب میٹر پانی درکار ہوگا۔ اس کے نتیجے میں دستیاب ذخیرے کے مقابلے میں 6.29 ملین مکعب میٹر پانی کی کمی پیدا ہورہی ہے۔ منصوبے کے پانی نکالنے والے نظام کا معائنہ کرنے پر 14 پمپ خراب پائے گئے، جبکہ صرف 4 پمپ کام کررہے ہیں اور ان کی کارکردگی بھی 50 فیصد سے کم ہوگئی ہے۔ اسی طرح رائزنگ مین کی تینوں آبی پائپ لائنوں میں بڑے پیمانے پر رساؤ اور ٹوٹ پھوٹ پائی گئی ہے۔ موجودہ نظام کے ذریعے آبپاشی کے لیے پانی چھوڑنے کی صورت میں بڑی مقدار میں پانی ضائع ہونے اور مطلوبہ زرعی علاقوں تک مناسب پانی نہ پہنچنے کا خدشہ ہے۔ دریں اثنا، منصوبے پر نئی پائپ لائن اور پمپ نصب کرنے کا کام جاری ہے، جسے مارچ 2027 تک مکمل کرنے کا منصوبہ ہے۔ ان تمام صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے 31 اگست 2027 تک ناندیڑ شہر، دیہی علاقوں اور صنعتوں کی پینے کے پانی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے دستیاب آبی ذخیرے کو محفوظ رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ اسی لیے موجودہ حالات میں وشنوپوری منصوبے کے مستفید علاقوں کو آبپاشی کے لیے پانی چھوڑنا ممکن نہیں ہوگا۔ ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے شہریوں اور کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ دستیاب پانی کی محدود مقدار کو مدنظر رکھتے ہوئے پانی کا کفایت شعاری سے استعمال کریں اور انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں۔

ناندیڑ ضلع میں چوری، غیر قانونی گٹکھا، جوا اور

شراب فروخت کے خلاف کارروائی، 4 مقدمات درج

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع پولیس کی جانب سے غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے چوری، غیر قانونی گٹکھا فروخت، جوا اور غیر قانونی شراب فروخت کے 4 معاملات میں مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ پولیس کی جانب سے جاری کردہ پریس نوٹ کے مطابق مختلف پولیس اسٹیشنوں میں درج کارروائیوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ گھر میں چوری، 1,23,200 روپے کا مال غائب ہوا گیا نگر: 6 نومبر 2026 کو دوپہر 14:00 بجے سے 14 نومبر 2026 کی شام 19:15 بجے کے درمیان وامن نگر، ناندیڑ میں شکایت کنندہ کے گھر کے گلپ کو توڑ کر نامعلوم چور گھر میں داخل ہوئے اور الماری میں رکھی سونے کی چین، انگوٹھی اور نقد رقم سمیت مجموعی طور پر 1,23,200 روپے کا مال چوری کر کے فرار ہوگئے۔ اس معاملے میں امول انت راؤ ہالے (37 سال، ساکن وامن نگر ناندیڑ کی شکایت پر پوسٹ بھاگیا نگر میں جرم نمبر 675/2026 کے تحت تعزیرات کی متعلقہ دفعات کے مطابق مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس مزید تحقیقات کررہی ہے۔ غیر قانونی گٹکھا فروخت کرنے پر کارروائی دھرم آباد: 15 نومبر 2026 کو رات 19:25 بجے فلے نگر، دھرم آباد میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے 2 ملزمین شیخ افسر شیخ داؤد پٹیل (28 سال) اور شیخ انصار شیخ داؤد پٹیل (22 سال) کو غیر قانونی طور پر گٹکھا، پان مصالحہ اور خوشبودار تمباکو فروخت کرتے ہوئے پایا۔ پولیس کے مطابق ان کے قبضے سے 29,234 روپے مالیت کا ممنوعہ سامان ضبط کیا گیا۔ اس سلسلے میں پوکوں/دھول بھنگ راؤ سپرے، دھرم آباد کی شکایت پر جرم نمبر 290/2026 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ مزید تحقیقات جاری ہیں۔ جوا کھیلتے ہوئے 37,500 روپے ضبط ناندیڑ دیہی: 15 نومبر 2026 کو شام 17:30 بجے جواہر نگر، شیٹیوار موکلی جگہ، ناندیڑ میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے سائی ناتھ بالاجی کولپے (28 سال) سمیت دیگر 8 افراد کو بغیر اجازت تین پتی جوا کھیلتے ہوئے پکڑا۔ پولیس نے موقع سے 2 موبائل فون، نقد رقم اور جوئے کے سامان سمیت 37,500 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا۔ اس معاملے میں شنکر ریون ماڈھنے کی شکایت پر پوسٹ ناندیڑ دیہی میں جرم نمبر 1462/2026 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ غیر قانونی شراب فروخت کرنے والے کے خلاف مقدمہ مکھیڑ: 15 نومبر 2026 کو دوپہر 14:00 بجے مالکوٹھا، تعلقہ مکھیڑ میں پولیس نے دتا مانیکا گونواڑ (40 سال) کے خلاف کارروائی کی۔ ملزم مبینہ طور پر غیر قانونی طور پر شراب فروخت کرنے کے مقصد سے شراب کا ذخیرہ رکھے ہوئے تھا۔ پولیس نے 13,200 روپے مالیت کی شراب ضبط کی۔ اس سلسلے میں دلیپ گووندراؤ چکر دھر کی شکایت پر پوسٹ مکھیڑ میں جرم نمبر 247/2026 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق تمام معاملات میں مزید تحقیقات جاری ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ کی جانب سے جاری پریس نوٹ کی بنیاد پر خبر جاری کی گئی ہیں۔

ناندیڑ ضلع کے تمام 16 تعلقوں کو پانی کی قلت والے علاقے قرار دیا گیا

کنوؤں اور بورویل کی کھدائی پر پابندیاں عائد

بورویل کھدائی مشینوں کی 15 دن کے اندر رجسٹریشن لازمی

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): سال 2026 کے خریف موسم میں بارش کی نمایاں کمی اور ضلع میں زیر زمین پانی کی سطح میں گراوٹ کے پیش نظر ناندیڑ ضلع کے تمام 16 تعلقوں کو پانی کی قلت والے علاقے قرار دیا گیا ہے۔ اس پس منظر میں زیر زمین پانی کے استعمال پر پابندیاں عائد کرنے کے ساتھ نئے کنوؤں اور بورویل کی کھدائی کے لیے سخت ضوابط نافذ کیے گئے ہیں۔ ضلع کلکٹر اور ضلع آفات انتظامیہ کے صدر راہل کرڈیلے نے اس سلسلے میں اہم احکامات جاری کیے ہیں۔ مہاراشٹر حکومت کے 25 ستمبر اور 14 اکتوبر 2026 کے حکومتی فیصلوں کے مطابق ضلع کے تمام تعلقوں کو خشک سالی سے متاثرہ قرار دیا گیا ہے۔ اس کے پیش نظر مہاراشٹر زیر زمین پانی (ترقی و انتظام) قانون 2009 کی دفعات کے تحت ضلع کے تمام 16 تعلقوں کے دیہی اور شہری علاقوں کو آئندہ ایک سال یا اگلے حکم تک پانی کی قلت والے علاقے قرار دیا گیا ہے۔ 60 میٹر سے زیادہ گہرائی تک کنویں اور بورویل کی کھدائی پر پابندی ضلع میں زرعی یا صنعتی استعمال کے لیے 60 میٹر سے زیادہ گہرائی تک کنواں یا بورویل کھودنے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ اسی طرح عوامی پینے کے پانی کے ذرائع سے 500 میٹر کے دائرے میں کسی بھی مقصد کے لیے نیا کنواں یا بورویل کھودنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ موجودہ کنوؤں سے زیر زمین پانی کے استعمال پر بھی پابندیاں عوامی پینے کے پانی کے ذرائع سے ایک کلومیٹر کے فاصلے یا ان کے اثر والے علاقے میں موجود نجی کنوؤں اور بورویل سے تجارتی یا آبپاشی کے لیے غیر محدود زیر زمین پانی نکالنے پر عارضی پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ضرورت پڑنے پر عوامی پینے کے پانی کی فراہمی کے لیے ایسے کنوؤں کو عارضی طور پر حاصل کرنے کے اختیارات متعلقہ سب ڈویژنل افسران اور تحصیلداروں کو دیے گئے ہیں۔ زیر زمین پانی کی فروخت اور ٹینکروں کے ذریعے نقل و حمل کے لیے پیشگی اجازت لازمی ضلع انتظامیہ کے مجاز افسر کی پیشگی اجازت کے بغیر زیر زمین پانی کی تجارتی فروخت یا ٹینکروں کے ذریعے غیر محدود نقل و حمل پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ اس فیصلے سے پینے کے پانی کے غیر قانونی تجارتی استعمال اور فروخت پر روک لگانے میں مدد ملے گی۔ بورویل کھدائی مشینوں کی 15 دن کے اندر رجسٹریشن لازمی ضلع میں کام کرنے والی تمام بورویل کھدائی مشینوں کے مالکان اور آپریٹروں کے لیے متعلقہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا تحصیلدار کے پاس 15 دن کے اندر رجسٹریشن کرانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ہر رگ مشین پر جی پی ایس نظام نصب کرنا بھی ضروری ہوگا۔ پیشگی اجازت کے بغیر غیر قانونی بورویل کھدائی کرتے ہوئے پائے جانے پر متعلقہ مشینری ضبط کرنے کی کارروائی کی جائے گی۔ چھاپہ مار دستوں کے ذریعے کارروائیا کاموں پر مؤثر عمل درآمد کے لیے ضلع کے سب ڈویژنل افسران، تحصیلداروں، بلاک ڈیولپمنٹ افسران اور پولیس انتظامیہ کو معائنہ کرنے، غیر قانونی کھدائی کے آلات ضبط کرنے، ضرورت کے مطابق بجلی کی فراہمی منقطع کرنے اور قانونی کارروائی کرنے کے اختیارات دیے گئے ہیں۔ احکامات کی خلاف ورزی پر قانونی کارروائیمہاراشٹر زیر زمین پانی (ترقی و انتظام) قانون 2009 کی دفعات اور ضلع کلکٹر کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے افراد یا اداروں کے خلاف قانون کی دفعہ 52 کے تحت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ زیر زمین پانی کے ذخائر کا تحفظ اور پینے کے پانی کو ترجیح ضلع میں دستیاب زیر زمین پانی کے ذخائر کا تحفظ، عوامی پینے کے پانی کو ترجیح دینا اور ممکنہ پانی کی قلت پر مؤثر قابو پانا اس حکم کا بنیادی مقصد ہے۔ ضلع کلکٹر راہل کڑدیلے نے شہریوں، کسانوں، صنعتی اداروں، بورویل کاروباریوں اور تمام متعلقہ افراد سے اپیل کی ہے کہ وہ جاری کردہ احکامات اور پابندیوں پر سختی سے عمل کریں۔

ناندیڑ پولیس کی غیر قانونی کاروبار کے خاتمے کی مہم

5593 مقدمات درج، 906 افراد کے خلاف کارروائی

9 کروڑ 82 لاکھ روپے کا مال ضبط

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ پولیس پریس نوٹ کے مطابق، ضلع میں غیر قانونی کاروبار کے خاتمے کے لیے پولیس کی جانب سے خصوصی مہم چلائی جارہی ہے۔ یکم سے 30 نومبر 2026 کے دوران ناندیڑ پولیس پری رینج میں گٹکھا، مٹکا، جوا، غیر قانونی شراب فروخت، اسلحہ قانون اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف خصوصی مہم نمبر 5 کے تحت کارروائیاں انجام دی گئیں۔ اس مہم کے تحت یکم سے 15 نومبر 2026 کے دوران ناندیڑ پولیس پری رینج میں گٹکھا کاروبار سے متعلق 123، مہاراشٹر جوا قانون کے تحت 76، مہاراشٹر شراب بندی قانون کے تحت 412، نشہ آور مادوں کے قانون کے تحت 14، اسلحہ قانون کے تحت 87 اور دیگر قوانین کے تحت 593 مقدمات درج کیے گئے۔ اس طرح مجموعی طور پر 906 مقدمات درج کر کے کارروائی کی گئی اور 379,81,82,9 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ اس مہم کے دوران ضلع وار کارروائیوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ ناندیڑ ضلع میں گٹکھا فروخت کے 1 مقدمے میں 234,29 روپے کا مال ضبط کیا گیا۔ مٹکا اور جوئے کے 36 مقدمات میں 210,15,41 روپے، شراب کے 95 مقدمات میں 805,52,2 روپے، اسلحہ قانون کے 8 مقدمات میں 1,61,000 روپے اور دیگر قوانین کے 38 مقدمات میں 281,99,80,6 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ پربھنی ضلع میں گٹکھا کے 1، مٹکا اور جوئے کے 13، شراب کے 80، اسلحہ قانون کے 2 اور دیگر قوانین کے 14 مقدمات درج کیے گئے۔ ہنگولی ضلع میں مٹکا اور جوئے کے 9، شراب کے 140، اسلحہ قانون کے 2 اور دیگر قوانین کے 15 مقدمات درج کیے گئے۔ لاتور ضلع میں گٹکھا کے 2، مٹکا اور جوئے کے 18، شراب کے 97، اسلحہ قانون کے 2 اور دیگر قوانین کے 20 مقدمات درج کیے گئے۔ مہم کے دوران مجموعی طور پر گٹکھا کے 4 مقدمات میں 119,14,20 روپے، مٹکا اور جوئے کے 76 مقدمات میں 680,34,48 روپے، شراب کے 412 مقدمات میں 425,60,17 روپے، اسلحہ قانون کے 14 مقدمات میں 000,08,3 روپے اور دیگر قوانین کے 87 مقدمات میں 155,64,93,8 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ اس کارروائی میں پولیس نائب مہانرکشک دفتر کی خصوصی ٹیم کے ذریعے پربھنی ضلع میں جنتور پولیس اسٹیشن کے تحت چلائے جانے والے چالو جوئے کے اڈوں کے خلاف کارروائی اور لاتور ضلع میں چاکور پولیس اسٹیشن کی جانب سے کیے گئے غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف کارروائی بھی شامل ہے۔

گرو نانک دیو جی مہاراج کی جینتی کے موقع پر

ناندیڑ سے بیدر کے درمیان خصوصی ٹرین چلانے کا فیصلہ



ناندیڑ (ورق تازہ نیوز) :(گرو نانک دیو جی مہاراج کی جینتی کے موقع پر بیدر میں منعقد ہونے والے مذہبی پروگراموں میں شرکت کے لیے جانے والے عقیدت مندوں اور دیگر مسافروں کی بڑھتی ہوئی بھیڑ کو مدنظر رکھتے ہوئے جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن کی جانب سے حضور صاحب ناندیڑ اور بیدر کے درمیان خصوصی ٹرین چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ خصوصی ٹرین 23 اور 25 نومبر کو چلائی جائے گی، جس سے دونوں اہم مذہبی مقامات کے درمیان سفر کرنے والے عقیدت مندوں اور دیگر مسافروں کو بڑی راحت ملے گی۔ ریلوے انتظامیہ کے مطابق مذہبی تقریبات کے دوران مسافروں کی اضافی بھیڑ کو منظم کرنے اور محفوظ و آرام دہ سفر کی سہولت فراہم کرنے کے مقصد سے یہ خصوصی ٹرین چلائی جارہی ہے۔ خصوصی ٹرین کا نظام الاوقات ٹرین نمبر 07615 حضور صاحب ناندیڑ تا بیدر خصوصی ٹرین 23 نومبر 2026 بروز پیر صبح 08:30 بجے حضور صاحب ناندیڑ سے روانہ ہوگی اور شام 16:30 بجے بیدر پہنچے گی۔ اسی طرح ٹرین نمبر 07616 بیدر تا حضور صاحب ناندیڑ خصوصی ٹرین 25 نومبر 2026 بروز بدھ بیدر سے دوپہر 15:30 بجے روانہ ہوگی اور رات 23:30 بجے حضور صاحب ناندیڑ پہنچے گی۔ راستے کے اہم اسٹیشنوں پر آمد و روانگی کے اوقات خصوصی ٹرین نمبر 07615 ناندیڑ سے روانہ ہوکر صبح 09:20 بجے پورنا جنکشن پہنچے گی اور 09:25 بجے روانہ ہوگی۔ پرمنی جنکشن پر 10:33 بجے پہنچ کر 10:35 بجے روانہ ہوگی۔ گنگا کھیڑ میں 11:11 بجے آمد اور 11:12 بجے روانگی ہوگی۔ پرلی ویدیہ ناتھ میں 12:25 بجے پہنچ کر 12:50 بجے روانہ ہوگی۔ لاتور روڈ پر 13:48 بجے آمد اور 13:50 بجے روانگی، ادگیر میں 14:28 بجے آمد اور 14:30 بجے روانگی، کمال نگر میں 14:48 بجے آمد اور 14:50 بجے روانگی، بھالکی میں 15:15 بجے آمد اور 15:17 بجے روانگی کے بعد شام 16:30 بجے بیدر پہنچے گی۔ واپسی کے سفر میں ٹرین نمبر 07616 بیدر سے 15:30 بجے روانہ ہوگی۔ بھالکی میں 16:05 بجے پہنچ کر 16:07 بجے روانہ ہوگی، کمال نگر میں 16:28 بجے آمد اور 16:30 بجے روانگی، ادگیر میں 16:48 بجے آمد اور 16:50 بجے روانگی، لاتور روڈ پر 17:38 بجے آمد اور 17:40 بجے روانگی، پرلی ویدیہ ناتھ میں 18:50 بجے پہنچ کر 19:10 بجے روانہ ہوگی۔ گنگا کھیڑ میں 19:44 بجے آمد اور 19:45 بجے روانگی، پرمنی جنکشن پر 20:21 بجے آمد اور 20:23 بجے روانگی، پورنا جنکشن پر 21:00 بجے پہنچ کر 21:05 بجے روانہ ہوگی اور رات 23:30 بجے حضور صاحب ناندیڑ پہنچے گی۔ 21 ڈبوں پر مشتمل ہوگی خصوصی ٹرین ریلوے انتظامیہ کے مطابق اس خصوصی ٹرین میں مجموعی طور پر 21 ڈبے ہوں گے، جن میں 3 اے سی چیئر کار، 5 اے سی تھری ٹائر، 7 سلیپر کلاس، 4 جنرل ڈبے اور 2 سیکنڈ کلاس سامان و بریک وین شامل ہوں گے۔ خصوصی ٹرین میں معمول کے کرایے سے 1.3 گنا زیادہ کرایہ وصول کیا جائے گا۔ یعنی اس ٹرین میں خصوصی کرایہ نافذ رہے گا۔ جنوبی وسطی ریلوے نے مسافروں کو محفوظ، آرام دہ اور سہولت بخش سفر فراہم کرنے کے اپنے عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ تہواروں، مذہبی تقریبات اور اہم مواقع پر مسافروں کی اضافی بھیڑ کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری انتظامات کیے جاتے ہیں۔ اس خصوصی ٹرین سے حضور صاحب ناندیڑ، پورنا، پرمنی، گنگا کھیڑ، پرلی ویدیہ ناتھ، لاتور روڈ، ادگیر، کمال نگر، بھالکی اور بیدر کے علاقوں کے عقیدت مندوں اور مسافروں کو فائدہ پہنچے گا۔ جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس خصوصی ٹرین سروس سے استفادہ کریں اور اپنے سفر کی منصوبہ بندی پہلے سے کرلیں۔

ناندیڑ ڈویژن کی 4 ٹرینوں کے ڈبوں کی ساخت میں تبدیلی

جنرل ڈبوں کی جگہ سیکنڈ کلاس چیئر کار ڈبے لگائے جائیں گے

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن کے تحت چلنے والی 4 ٹرینوں کے ڈبوں کی ساخت میں تبدیلی کرنے کا فیصلہ ریلوے انتظامیہ نے کیا ہے۔ اس فیصلے کے تحت متعلقہ ٹرینوں میں فی الحال لگائے جانے والے روایتی آئی آر ایس قسم کے ڈبوں کی جگہ بی بی سی قسم کے جدید ڈبے لگائے جائیں گے۔ اس تبدیلی کے تحت جنرل سیکنڈ کلاس ڈبوں کی جگہ سیکنڈ کلاس چیئر کار ڈبے لگائے جائیں گے۔ ریلوے انتظامیہ کے مطابق ڈبوں کی ساخت میں تبدیلی سے ٹرینوں کے ڈبوں کی جدید کاری ہوگی اور مسافروں کو سفر کے دوران بہتر سہولتیں فراہم کرنے کی سمت میں یہ ایک اہم قدم ثابت ہوگا۔ ڈبوں کی پرانی اور نئی ساختی الحال متعلقہ ٹرینوں میں مجموعی طور پر 16 ڈبے لگائے جاتے ہیں، جن میں 14 جنرل سیکنڈ کلاس (GS) ڈبے اور 2 سامان و بریک وین (SLR) شامل ہیں۔ نئی ساخت کے مطابق بھی ٹرینوں میں مجموعی طور پر 16 ڈبے ہی رہیں گے، تاہم ان میں 14 سیکنڈ کلاس چیئر کار (WGSCZ) ڈبے اور 2 سامان و بریک وین (SLR) شامل ہوں گے۔ یعنی 14 جنرل ڈبوں کی جگہ 14 سیکنڈ کلاس چیئر کار ڈبے لگائے جائیں گے، جبکہ 2 ایس ایل آر ڈبے برقرار رہیں گے۔ 4 ٹرینوں میں تبدیلی کا تفصیلی نظام الاوقات 1۔ ٹرین نمبر 57651/57652 حضور صاحب ناندیڑ ممنماڑ حضور صاحب ناندیڑ اس ٹرین میں ڈبوں کی نئی ساخت ناندیڑ سے 19 نومبر 2026 اور ممنماڑ سے 20 نومبر 2026 سے نافذ ہوگی۔ 2۔ ٹرین نمبر 57653/57654 پورنا عادل آباد پرلی ویدیہ ناتھ اس ٹرین میں پورنا سے 20 نومبر 2026 اور عادل آباد سے 21 نومبر 2026 سے نئی ڈبوں کی ساخت نافذ ہوگی۔ 3۔ ٹرین نمبر 57655/57656 پرلی ویدیہ ناتھ سے اکولا پورنا اس ٹرین میں پرلی ویدیہ ناتھ سے 21 نومبر 2026 اور اکولا سے 22 نومبر 2026 سے ڈبوں کی ساخت میں تبدیلی ہوگی۔ 4۔ ٹرین نمبر 57657/57658 پورنا پرلی ویدیہ ناتھ پورنا اس ٹرین میں پورنا اور پرلی ویدیہ ناتھ دونوں مقامات سے 22 نومبر 2026 سے نئی ڈبوں کی ساخت نافذ ہوگی۔ ریلوے انتظامیہ نے متعلقہ تمام محکموں کو ان تبدیلیوں پر عمل درآمد کے لیے ضروری ہدایات جاری کردی ہیں۔ جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن کے شعبہ تعلقات عامہ کی جانب سے جاری اطلاع کے مطابق ان تبدیلیوں کے ذریعے ٹرینوں کے ڈبوں کی جدید کاری اور مسافروں کی سفری سہولتوں کو بہتر بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

پربھنی میں ڈاکٹر نورالامین کو

قومی پروفیسر ایوارڈ سے نوازا گیا



پربھنی: قومی اردو شکشک کرمچاری سنگھ (انڈیا) کی جانب سے معروف اردو ادیب، افسانہ نگار، محقق و نقاد اور ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر نورالامین کو نیشنل پروفیسر ایوارڈ 2026 سے سرفراز کیا گیا۔ اس سلسلے میں ایک خصوصی اعزازی تقریب ڈاکٹر ذاکر حسین، پربھنی کے گراؤنڈ پر منعقد کی گئی، جہاں انہیں ایوارڈ پیش کر کے ان کی علمی، ادبی اور تدریسی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ واضح رہے کہ قومی اردو کانفرنس اور ایوارڈ کی اصل تقریب 11 نومبر 2026 کو غالب اکیڈمی، نئی دہلی میں منعقد ہوئی تھی، تاہم بعض ناگزیر وجوہات کے باعث ڈاکٹر نورالامین دہلی کی تقریب میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس کے پیش نظر قومی اردو شکشک کرمچاری سنگھ کے ذمہ داران نے پربھنی میں ہی ان کے اعزاز میں خصوصی تقریب کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر خادم امت کے صدر عابد خان، قومی کرمچاری مہاسنگھ کے نائب صدر سید مہتاب صاحب، اقبال سر، شاعر انصاری جاوید تنہا، سماج بھوشن بشیر سر، نعمان سر اور دیگر معزز شخصیات و احباب موجود تھے۔ تمام حاضرین نے ڈاکٹر نورالامین کو مبارک باد پیش کی اور ان کی علمی و ادبی خدمات کو سراہا۔ ڈاکٹر نورالامین نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے قومی اردو شکشک کرمچاری سنگھ (انڈیا) کے قومی صدر جناب واصف علی چودھری صاحب اور تنظیم کے تمام ذمہ داران کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کی تقریب میں شرکت ممکن نہ ہونے کے باوجود پربھنی میں ان کے اعزاز میں اس خصوصی تقریب کا انعقاد ان کے لیے باعثِ مسرت اور حوصلہ افزائی ہے۔ انہوں نے عابد خان صاحب، سید مہتاب صاحب و دیگر معززین اور تمام شرکائے تقریب کے تئیں بھی اپنی ممنونیت کا اظہار کیا۔ یہ اعزاز ڈاکٹر نورالامین کی تدریسی، تحقیقی اور ادبی خدمات کا اعتراف ہے، جو نہ صرف ان کے لیے بلکہ پربھنی کے ادبی و علمی حلقوں کے لیے بھی باعثِ مسرت و افتخار ہے۔

ناندیڑ میں وظیفہ یاب ملازمین کے لیے

ڈیجیٹل حیات نامہ پیش کرنے کی خصوصی سہولت

18 سے 23 نومبر تک ضلع خزانہ دفتر میں تربیتی ورکشاپس

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): ریاستی حکومت کے وظیفہ یاب ملازمین اور خاندانی وظیفہ حاصل کرنے والوں کے لیے ڈیجیٹل طریقے سے حیات نامہ پیش کرنے کی سہولت کو آسان بنانے کے مقصد سے ضلع خزانہ دفتر ناندیڑ کی جانب سے 18 سے 23 نومبر 2026 کے درمیان خصوصی تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ ان ورکشاپس میں مرکزی حکومت کے ''جیون پرمان'' پورٹل کے ذریعے ڈیجیٹل حیات نامہ پیش کرنے کے طریقہ کار سے متعلق رہنمائی فراہم کی جائے گی۔ مرکزی حکومت کی ہدایات کے مطابق یکم سے 30 نومبر 2026 کے درمیان تمام وظیفہ یاب ملازمین کے لیے ڈیجیٹل طریقے سے حیات نامہ پیش کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں ضروری رجسٹریشن، پورٹل کے استعمال اور ڈیجیٹل حیات نامہ پیش کرنے کے مکمل طریقہ کار کی معلومات ورکشاپس میں فراہم کی جائیں گی۔ ضلع خزانہ دفتر ناندیڑ میں روزانہ صبح 11 بجے ان ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے گا۔ ناندیڑ ضلع کے ریاستی حکومت کے وظیفہ یاب ملازمین اور خاندانی وظیفہ حاصل کرنے والے افراد، (مقامی خود مختار اداروں کے وظیفہ یاب ملازمین کو چھوڑ کر) اس سہولت سے استفادہ کریں۔ ضلع خزانہ افسر محترمہ شوبھا منڈے نے اپیل کی ہے کہ بینک کی شاخ میں ذاتی طور پر حاضر ہوکر حیات نامہ سے متعلق دستخط کرنے کے باوجود ''جیون پرمان'' نظام کے ذریعے ڈیجیٹل حیات نامہ پیش کرنے کے لیے ورکشاپ میں شرکت کریں اور اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔




سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766



پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔

آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی محمدیہ کالونی، مالٹیکری روڈ، ناندیڑ-431604

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui